فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

تم میرے فرماں بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (آل عمران)

مجدد الف ثانی، امام احمد رضا اور حضراتِ نقشبندیہ

○

• پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

• ابو السرور محمد مسرور احمد

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، پاکستان (رجسٹرڈ)

مُجدّدِ الفِ ثانی، امام احمد رَضا

اور

حضراتِ نقشبندیہ

از قلم

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ابنِ مسعودِ ملّت، محمد مسرور احمد

ناشر

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رَضا، پاکستان

بتعاون: ادارۂ مسعودیہ، کراچی

۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

نام ———— مجددالفِ ثانی، امام احمد رضا اور حضراتِ نقشبندیہ

مقالۂ اول ———— امام ربانی حضرتِ مجددالفِ ثانی اور امام احمد رضا

از ———— پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

مقالۂ دوم ———— امام احمد رضا اور حضراتِ نقشبندیہ

از ———— ابوالسّرور محمد مسرور احمد نقشبندی مجددی

سنِ اشاعت اول ———— ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء

تعداد ———— ایک ہزار

صفحات ———— ۸۰

نگرانِ اشاعت ———— اقبال احمد اختر القادری

ناشر ———— ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی

بتعاون ———— ادارۂ مسعودیہ، کراچی

ہدیہ ———— ۲۵ روپے

☆

ملنے کے پتے

۱۔ المختار پبلی کیشنز، ۲۵۔ جاپان مینشن، ریگل صدر کراچی۔ فون: ۷۷۲۵۱۵۰

۲۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ ای، ناظم آباد کراچی۔ فون: ۷۷۲۷۹۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

سلاسلِ طریقت' تقسیم و تفریق کے لئے نہیں بلکہ یہ توجمع اور ضرب کے لئے ہیں' ان کا مقصد جمع کرنا' ملانا' جوڑنا اور بڑھانا ہے' گھٹانا نہیں —— حکم تو یہ ہے کہ "اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ" اس حکم کے مخاطبِ اہل طریقت ہی ہیں جن کا کام جوڑنا ہے' توڑنا نہیں —— توڑنے والے توڑتے ہیں یہ ہمیشہ جوڑتے اور ملاتے رہتے ہیں —— یہی تقاضائے محبت ہے اور یہی محبوب ربّ العَالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ——

بعض حضرات سلسلۂ عالیہ قادریہ اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے منتسبین کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرکے تفریق و تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور کررہے ہیں —— پیش نظر دونوں مقالے ان غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے لکھوائے گئے ہیں —— حقیقت یہ ہے کہ مسلکِ اہلسنت و الجماعت کے جس پیغام کو حضرتِ مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے عام کیا تھا —— اسی پیغام کو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے عام کیا —— دونوں حضرات نے ویران دِلوں کو آباد کیا اور انسانوں کو بنایا' دونوں حضرات نے تبلیغ اور ارشاد میں اپنے اپنے ماحول کے تقاضوں کو پیش نظر رکھا' دونوں حضرات کے ملتِ اسلامیہ خصوصا پاک و ہند اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں پر بڑے احسانات ہیں۔ جس طرح حضرتِ مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے بعد آنے والے علماء' مشائخ اور مفکرین کو متاثر کیا۔اسی طرح اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ نے اپنے

بعد آنے والے بے شمار علماء مشائخ اور مفکرین کو متاثر کیا۔۔۔۔
دونوں کے افکار کا عکس برصغیر اور بیرونی ممالک میں دیکھا اور محسوس کیا جاسکتا ہے۔ حضرتِ مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کا زمانہ دسویں اور گیارہوں صدی ہجری کا تھا۔۔۔۔ اور اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ کا زمانہ تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری کا تھا۔

پیشِ نظر مقالات میں پہلا مقالہ فاضلِ محقق پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کا ہے اور دوسرا مقالہ مولانا محمد مسرور نقشبندی مجددی کا ہے۔ پہلے مقالے میں اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ وغیرہ سے مکتوباتِ امام ربانی مجدّد الف ثانی کے حوالوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تاثرات پیش کئے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے مکتوبات شریف سے استفتادہ کیا ہے۔۔۔۔ دوسرے مقالے میں حضراتِ نقشبندیہ سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور آپ کے خاندان، تلامذہ معتقدین کے تعلقات کا جائزہ لیا ہے اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے دونوں مقالوں میں حوالوں کے ساتھ ساتھ بعض ضروری حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔
ادارہ دونوں مقالہ نگاروں کا مشکور ہے اور دعاگو ہے اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

(ادارہ)

فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا (آلِ عمران ۳۔۱)

"اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے"

(۱)

امامِ ربّانی حضرتِ مجدّد الف ثانی

اور

حضرت امام احمد رضا

(علیہما الرحمۃ)

(از)

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

باسمہ تعالیٰ

(۱)

امام ربانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی المعروف بہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ) اور امام احمد رضا خاں سنی حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی المعروف بہ اعلی حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ) برصغیر جنوبی ایشیا کی وہ دو عظیم ہستیاں ہیں جن کے علمی دینی اور روحانی کارنامے آج عالم اسلام کے کروڑوں مسلمانوں کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے ہوئے ہیں۔ ان دونوں مصلحین نے اپنے اپنے دور میں اسلام دشمن قوتوں کا اپنے قلم سے جہاد فرمایا ہے اور اسلام کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا دیا ہے۔ ان دونوں مفکرین نے اپنے اپنے دور حیات میں ایسے عظیم الشان تجدیدی کارنامے انجام دیئے جس کے باعث اپنے ناموں سے زیادہ اپنے منصب سے پہچانے جانے لگے۔ شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمہ نے گیارہویں صدی ہجری میں احیائے دین کا فریضہ انجام دیا جس کے باعث آپ "مجدد الف ثانی" کے منصب پر فائز ہوئے اور اسی منصب سے مشہور ہوئے۔ جب کہ چودہویں صدی ہجری میں امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ نے انگریز، ہندو اور نام نہاد مسلمانوں اور نوپید فرقوں کی سازشوں کا مجتہدانہ انداز میں ہر محاذ پر قلمی جہاد فرما کر پاک و ہند کے مسلمانوں کو بے دین ہونے سے محفوظ رکھا جس کے باعث سینکڑوں عرب و عجم

کے علماء مشائیخ نے آپ کو "مجدد مائۃ حاضرہ" کے لقب سے نوازہ۔

ان دونوں محسنین ملت کے حالات و افکار کے متعلق اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ یہاں ان کو دھرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اختصار کے ساتھ ان دونوں حضرات کے افکار پر روشنی ڈالنا چاہوں گا اور پھر اصل موضوع کے متعلق کے امام احما رضا علیہ الرحمہ محدث بریلوی نے شیخ سرہند امام احمد ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات گرامی کو بھی ایک ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے، تفصیل سے ذکر کروں گا۔ راقم نے امام احمد رضا کی مطبوعہ کتب کا حرفا" حرفا" تو ہرگز مطالعہ نہیں کیا ہے البتہ ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ کے دوران "مکتوبات ربانی" کے اکثر حوالاجات پائے جن کو جمع کرلیا کرتا تھا حال ہی میں میرے استاد معظم مسعود ملت، امیر شریعت، رہبر اہلسنّت پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی نے احقر کو مشورہ دیا کہ آپ نے جو یہ ماخذ جمع کر رکھے ہیں اس پر ایک مقالہ تحریر فرمادیں تاکہ لوگوں کے ذہن میں جو شک و شبہات بددین لوگوں نے پیدا کردیئے ہیں وہ رفع ہو سکیں۔ لہٰذا استاد گرامی کے حکم پر احقر ان دو عظیم ہستیوں کے متعلق چند سطور لکھنے سعادت حاصل کررہا ہے۔ اس مقالہ کے دو حصے ہیں اول حصے میں ان دونوں مرشدان عظام کے مختصر حالات و افکار پیش کیئے گئے ہیں اور پھر دوسرے حصے میں امام احمد رضا کے ماخذ کی حیثیت سے ان حوالاجات کو نقل کیا گیا ہے، جن کو امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیفات و تالیفات اور فتوی نویسی کے دوران استفادہ کیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مجدد الف ثانی، شیخ عبدالاحد (المتوفی ۱۰۰۷ھ۔۱۵۹۸ء) کے ہاں سرہند میں (۹۷۱ھ/۲۶ جون ۱۵۶۴ء) میں پیدا ہوئے۔ والد نے احمد نام رکھا، لقب 'بدرالدین' مشہور ہوا جب کہ کنیت ابوالبرکات تھی۔ سلسلہ نسب حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد مولانا شیخ عبدالاحد ہی سے حاصل کی۔ اس کے بعد سیالکوٹ جاکر مولانا کمال کشمیری (ف۱) (المتوفی ۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء) سے معقولات کی بعض کتابیں پڑھیں۔ علم حدیث شریف میں آپ کے استاد مولانا یعقوب کشمیری (ف۲) (المتوفی ۱۰۰۳ھ/۱۰۹۵ء) تھے۔ سترہ برس کی عمر میں جملہ علوم ظاہریہ سے فارغ ہوئے اور آخری وقت تک درس و تدریس کے ساتھ ساتھ طالبان حق کو فیوض و برکات اور گمشتگان راہ کو صراط مستقیم کی رہنمائی سے نوازتے رہے۔(۱)

حضرت مجدد الف ثانی نے ابتداء میں اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالاحد ہی سے روحانی فیض حاصل کیا اور والد ماجد نے سلسلہ چشتیہ کا خرقہ خلافت بھی عطا کیا۔ سلسلہ قادریہ میں آپ کو شیخ کمال کیتھلی قادری (ف۳) (المتوفی ۹۸۱ھ/۱۵۷۳ء) سے نسبت حاصل تھی۔ جب کہ سلسلہ نقشبندیہ میں خرقہ خلافت حضرت خواجہ محمد باقی باللہ (المتوفی ۱۰۱۲ھ/۱۶۰۳ھ) علیہ الرحمہ سے تھی۔(۲)

حضرت شیخ مجدد الف ثانی تینوں نسبتوں کا ایک مقام پر ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"ارادت من بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ وسائط کثیرہ است، در طریقہ نقشبندیہ بست ویک واسطہ درمیان است، ودر طریقہ قادریہ بست وپنج در طریقہ چشتیہ بست

وہفت" (۳)

ترجمہ! مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت واسطوں سے نسبت حاصل ہے طریقہ نقشبندیہ پر ۲۱ واسطوں سے طریقہ قادریہ میں ۲۵ واسطوں سے اور طریقہ چشتیہ میں ۲۷ واسطوں سے۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی نے اپنی اصلاحی کوششوں کا آغاز مغل شہنشاہ اکبر کے عہد سے کیا جب آپ کے پیر بزرگوار خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ (۱۰۱۲ھ) وفات پاگئے عہد اکبری میں "دین الہٰی" کی بنیاد ۹۹۰ھ/۱۵۸۲ء میں رکھی گئی تھی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب عہد اکبری کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"عہد اکبری میں مسلمان غیر اسلامی رنگ میں اس قدر رنگ گئے تھے کہ کفر و اسلام میں امتیاز مشکل ہوگیا تھا۔ مسلمانوں میں سینکڑوں مشرکانہ رسمیں رائج ہوگئیں تھیں جس کا اثر عہد جہانگیر تک تھا۔ حضرت مجدد نے بھرپور اخلاص کے ساتھ اس کی اصلاح کی کوششیں کیں جس ماحول میں "آوازہ حق" بلند کرنا اپنے سر کو تلوار پر رکھنے کے مترادف تھا۔ حضرت مجدد نے پوری اسلامی حمیت اور غیرت کے ساتھ بڑے جرات مندانہ انداز میں اعلاء کلمتہ الحق کیا (۴)

آگے مزید حضرت شیخ مجدد کے مکتوب کے حوالے سے جو انھوں نے شیخ فرید بخاری کے نام ارسال کیا' کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"ذرا خیال تو کریں کہ معاملہ کہاں تک پہنچ چکا ہے' مسلمانی کی بو بھی باقی نہیں رہی۔ ایک دوست نے کہا ہے کہ تم لوگوں میں سے جب تک کوئی دیوانہ نہ ہو گا۔ مسلمانی تک پہنچنا مشکل ہے' اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اپنے نفع و نقصان کا بھی خیال نہ کرنا' یہ ہے دیوانگی' اسلام رہے تو کچھ بھی ہو (کوئی پرواہ نہیں) اور اگر نہ رہے تو پھر کچھ بھی نہ رہے۔ اگر مسلمان ہے تو پھر خدا کی رضا اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی بھی ہے' اور آقا کی رضا سے بڑھ کوئی دولت نہیں۔(۵)"

ڈاکٹر صاحب حضرت شیخ مجدد کی تبلیغ کی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ رقمطراز ہیں۔

"حضرت مجدد کی تعلیم و تبلیغ نے اپنا پورا پورا اثر دکھایا' امرا' وزراء سلطنت پر بھی اس کا اثر ہوا اور بالواسطہ جہانگیر بھی متاثر' ہوا چنانچہ تخت نشینی سے پہلے اس نے تحفظ اسلام کا یقین دلایا۔ اکبر کی زندگی ہی میں خود جہانگیر کا بیٹا خسرو' اکبر کی جانشینی کے لئے کوشاں اور اپنے باپ سے باغی تھا۔ بیشتر امراء اس کے طرف دار تھے مگر حضرت مجدد کے معتقد خاص اور جہانگیر کے بھی معتمد خاص شیخ فرید بخاری نے اس شرط پر جہانگیر کی حمایت کا وعدہ کیا کہ وہ اپنی حکومت میں اسلام کا تحفظ کرے گا۔(۶)"

ڈاکٹر مسعود صاحب مکتوبات ربانی کی روشنی میں عہد جہانگیر سے متعلق رقم طراز ہیں:۔

"مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہانگیر کے تخت نشین ہوتے ہی آپ نے اصلاح و تبلیغ کا کام تیز کردیا تھا۔ تخت نشینی سے پہلے شیخ فرید بخاری نے جہانگیر کو اسلام کی طرف بڑی حد تک راغب کرلیا تھا اور تخت نشینی کے فوراً" ہی بعد مجدد الف نے مختلف امراء کے نام خطوط ارسال فرمائے کہ وہ بادشاہ کو اتباع سنت و شریعت کی طرف راغب کریں۔(۷)"

چنانچہ سید صدر جہاں کے نام ایک مکتوب کی تحریر ملاحظہ کریں:۔

"اس وقت جب کہ حکومتوں میں انقلاب آگیا ہے اور دوسرے مذاہب کی دشمنی خاک میں مل چکی ہے' ائمہ وعلمائے اسلام پر لازم ہے کہ اپنی تمام تر توجہ ترویج شریعت غرا کی طرف مبذول کردیں اور شریعت کے جو ستون منہدم ہوگئے ہیں ان کو پھر کھڑا کریں(۸)"

اسی سلسلے میں ایک اور مکتوب کا مضمون ملاحظہ کریں جو حضرت شیخ مجدد نے خان جہاں کو تحریر فرمایا تھا:۔

"جب کبھی آپ بادشاہ سے ملاقات کریں اور وہ آپ کی باتیں سننے کی طرف متوجہ ہو تو کیا اچھا ہو کہ صراحتاً" یا کنایتاً" معتقدات اہلسنّت والجماعت کے مطابق کلمہ حق یعنی کلمہ اسلام ان کے کانوں تک پہنچائیں(۹)"

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب حضرت مجدد کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت مجدد کی اصلاحی اور تبلیغی مساعی کا نتیجہ یہ ہوا کہ

ایک دن وہ آیا جبکہ خود جہانگیر نے شیخ فرید بخاری (المتوفی ۱۰۲۵ھ ر ۱۶۱۶ء) کو حکم دیا کہ بادشاہ کو امور شرعیہ میں مشورہ دینے کے لئے علماء کی ایک مجلس قائم کی جائے۔

اکبری دور کی لادینیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس اسلامی انقلاب کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لادینیت کے اندر "دین کا آوازہ" حضرت مجدد ہی نے بلند کیا تھا اور یہ جو کچھ ہو رہا ہے ان ہی کی مساعی جمیلہ کا ثمر شیریں تھا۔(۱۰)"

حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی ان کوششوں کے باعث کئی سال قلعہ گوالیار میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں اور سلطان جہانگیر نے آپ کو سجدہ تعظیمی نہ کرنے پر قلعہ میں محبوس کردیا تھا مگر حضرت مجدد نے قلعہ میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور چند سالوں میں سینکڑوں غیر مسلموں بالخصوص ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کیا T.W. Arnold انسائیکلوپیڈیا میں لکھتا ہے۔

"سترھویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں شیخ احمد مجدد نامی ایک عالم تھا جن کو غیر منصفانہ طریقہ پر قید کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے قید خانے میں کئی سو غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا۔(۱۱)"

یہ ہی موصوف اپنی ایک اور کتاب "Preaching Of Islam" میں حضرت مجدد کے اسیری حالات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"جہانگیر کے دور حکومت (۱۶۰۵ء تا ۱۶۲۸ء) میں شیخ احمد مجدد نامی ایک سنی عالم تھے۔ انہوں نے شیعہ نظریات کی جس شدومد کے ساتھ تردید کی اس نے ان کو خاص طور پر ممتاز کردیا تھا اس لئے وہ (شیعہ) ان پر چند جھوٹے الزامات

لگا کر قید کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ جن دو سالوں میں وہ
قید خانے میں رہے انہوں نے اپنے کئی سو ہندو قیدی
ساتھیوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ (۱۲)"

مفتی غلام سرور لاہور (المتوفی ۱۳۰۷ھ ر ۱۸۹۰ء) حضرت مجدد کی قید و بند کی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"جب آپ قید خانے پہنچے تو چند ہزار کفار کو جو زندان شاہی میں محبوس تھے مشرف بہ اسلام کیا۔ سینکڑوں لوگوں کو اپنی ارادت سے سرفراز فرما کر ولایت کے درجہ تک پہنچایا۔ حضرت شیخ نے قید خانے میں کبھی بھی بادشاہ کے لئے بددعا نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بادشاہ مجھ کو قید نہ کرتا تو یہ چند ہزار لوگ جو دینی فوائد سے مستفیض ہوئے' محروم رہتے۔ (۱۳)"

حضرت مجدد الف ثانی نے تین سال اسیری کے بعد رہائی حاصل کی۔ اس دوران سلطان جہانگیر آپ کا بہت گرویدہ ہو گیا۔ چنانچہ رہائی کے بعد آپ کو اس کی اور قوم کی اصلاح کا بھرپور موقع ملا۔ حضرت کے مکاتیب اس بات کے غماز ہیں کہ کس حکمت و موعظت کے ساتھ آپ نے جہانگیر کو اسلام کی طرف مکمل طور پر راغب کیا اور ان تمام اثرات کو آپ نے زائل کرنے کی پوری سعی فرمائی جو دور اکبری میں پیدا ہو گئے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت کے مکتوبات کا متن ملاحظہ کریں جو انہوں نے صاحبزادگان خواجہ محمد معصوم اور خواجہ سعید کے نام لکھے تھے۔

"یہاں کے حالات بہت اچھے ہیں اور شکر کے قابل ہیں'
عجیب و غریب صحبتیں ہو رہی ہیں' اللہ تعالیٰ کی عنایت سے

ساری گفتگوؤں میں دینی امور اور اسلامی احوال کے متعلق بال برابر کسی قسم کی نرمی اور سستی کا اظہار نہیں ہوا، وہی باتیں جو خاص مجلسوں اور خلوت میں بیان کی جاتیں ہیں ان معرکوں میں بھی حق تعالیٰ کی توفیق سے بیان ہو رہی ہیں۔(۱۴)"

حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی علیہ الرحمہ کے بنیادی دینی اصلاحی کارناموں کے باعث آپ کو کئی ہم عصر اور بعد کے علماء نے گیارہویں صدی ہجری کا مجدد دین و ملت قرار دیا اور یہی منصب پھر آپ کا لقب اختیار کر گیا اور اب ہر کوئی آپ کو نام سے زیادہ آپ کے لقب "مجدد الف ثانی" سے یاد کرتا اور لکھتا ہے۔ تاریخ میں یہ بات مصدقہ ہے کہ سب سے پہلے آپ کے ہم عصر عالم دین مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء) (۱۵) نے شیخ سرہند کو "مجدد الف ثانی" کے خطاب سے پکارا جب کہ شیخ سرہند مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کو "آفتاب پنجاب" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔(۱۶)"

مولانا غلام علی دہلوی (المتوفی ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۴ء) (ف ۴) مرید خاص حضرت مرزا مظہر جانجاناں مجددی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء) اپنے ایک مکتوب گرامی میں حضرت شیخ سرہند کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

ایشاں "مجدد الف ثانی" اند و حقائق و دقائق و کثرت معارف الھیہ و فیوض و برکات ایشاں و افاضات کثیرہ کہ اصلاح دلہا نمودہ و مقامات عالیہ کہ در طریقہ خود بالہامات حقہ مقرر فرمودہ اند و آن مقامات قرب الٰہی است سبحانیہ۔(۱۹)

ترجمہ: آپ دوسرے ہزار کے مجدد ہیں اور آپ کے

حقائق و دقائق اور آپ کے بہت سے معارف الہیہ اور فیوض و برکات اور افادات کثیرہ کے جنہوں نے دلوں کی اصلاح کی اور آپ کے مقامات عالیہ جو آپ سچے الہامات کی روشنی میں اپنے طریقے عالیہ میں مقرر فرمائے اور وہ مقامات اللہ سبحنہ تعالیٰ کے قرب کے مقامات ہیں

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی مظہری پانی پتی (المتوفی ۱۲۲۵ء) (۲۰) صاحب تفسیر مظہری، (ف۵) حضرت شیخ سرہند کے متعلق رقم طراز ہیں۔

"وجوں ہزار گشت ونوبت الوالعزم رسید حق تعالیٰ موافق عادت قدیم برائے "ہزار دوم مجددے" پیدا کرد کہ درسائر اولیاء مجددان مثل اولوالعزم باشد درانبیاء و رسولان و اورا از بقیہ طینت رسول الکریم صلی اللہ علیہ و سلم آفرید و ایں مقامات و کمالات داد کہ کسے ندیدہ بود و طفیل او ایں کمالات در آخر زماں شائع و جلوہ گر گردانید (۲۱)"

ترجمہ: اور جب ایک ہزار سال گزر چکے اور ایک الوالعزم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی عادت قدیمہ کے تحت دوسرے ہزار سال کے لئے ایک مجدد پیدا کیا کہ جو تمام اولیاء مجدد دین میں اس طرح الوالعزم ہوا جس طرح نبیوں اور رسولوں میں الوالعزم ہوتے ہیں اور اس کو رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے بقیہ خمیر سے پیدا کیا گیا اور وہ درجات اور کمالات عطا فرمائے جو کسی نے نہ دیکھے اور اسی کے صدقے میں یہ کمالات آخری زمانے میں پھیلائے گئے اور ظاہر کئے گئے۔ (۲۲)

حضرت مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری (المتوفی ۱۳۸۲ھ ر ۱۹۶۲ء) تلمیذ و مرید و خلیفہ امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی اپنے رسالے "۱۴ ویں صدی کے مجدد" میں تمام صدیوں کے مجددین کی فہرست دی ہے جس میں شیخ سرہند کو گیارہویں صدی ہجری کا مجدد قرار دیا ہے۔ آپ کی پیش کی ہوئی فہرست ملاحظہ کیجیے:۔

"فقیر ظفر الدین قادری غفرلہ کہتا ہے

اور مجدد مائتہ حادی عشر یعنی الف ثانی امام ربانی حضرت شیخ سرہندی فاروقی (متولد ۱۰ محرم الحرام ۹۷۱ھ ر متوفی ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ" اور صاحب تصانیف کثیرہ شہیرہ زاہرہ و باہرہ حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی (متولد ۹۵۸ھ، متوفی ۱۰۵۲) اور میر عبدالواحد بلگرامی صاحب "سبع سنابل" (متولد ۹۱۲ھ ر متوفی ۱۰۱۷ھ" تھے، مجدد مائتہ ثانی عشر سلطان دین پرور، مالک بحر و بر ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی (متولد ۱۰۲۸ھ ر متوفہ ۱۱۱۷ھ) و حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی (متوفی ۱۱۴۳ھ) اور قاضی محب اللہ بہاری (متوفی ۱۱۱۹ھ) تھے۔ (۲۳)"

آگے چل کر تیرہویں صدی ہجری کے مجدد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"البتہ مجدد مائتہ ثالث عشر مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کے فرزند دلبند، شاگرد رشید و مرید و مستفید و خلیفہ و جانشین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی (متولد ۱۱۵۹ھ ر متوفی ۱۲۳۹ھ) تھے۔ (۲۴)"

امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے بھی حضرت شیخ سرہند علیہ الرحمہ کو گیارہویں صدی ہجری کا مجدد تسلیم کیا ہے جس کا اظہار آپ کی مختلف تصانیف میں ملتا ہے۔ اور آپ نے حضرت کو اکثر "شیخ مجدد الف ثانی" لکھا ہے۔ اس سلسلے میں یہاں ایک حوالہ پیش خدمت ہے ملاحظہ کریں۔ یہ حوالہ ایک مکتوب کا ہے جو آپ نے مولانا محمد علی مونگیری کے نام تحریر فرمایا تھا۔

"بالفعل آپ جیسے صوفی صافی منش کو "حضرت شیخ مجدد الف ثانی" رحمتہ اللہ کا ایک ارشاد یاد دلانا چاہتا ہوں اور اس سے عین ہدایت کے امتثال کی امید رکھتا ہوں۔(۲۵)"

امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ/ ۱۶۲۴ء کو ہوا اور سرہند کی سرزمین میں آپ کی آخری آرام گاہ آج بھی کروڑوں مسلمانوں کے لئے مرجع خلائق ہے۔(۲۶)

آپ کے اگرچہ سات صاجزادگان تھے مگر تین صاجزادوں کا وصال آپ کے سامنے ہی ہوگیا البتہ بقیہ چاروں صاجزادوں نے آپ کے بعد آپ کی تعلیمات کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ آپ کے سینکڑوں تلامذہ اور خلفاء نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس کے باعث جنوبی ایشیا و افغانستان سمیت دیگر بلاد اسلامیہ کے کروڑوں مسلمان آپ کی تعلیمات بالخصوص آپ کے مکتوبات شریف سے فیض حاصل کررہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کے دو خوراق معروف رہے ایک "مکتوبات" اور دوسرے آپ کے "صالح فرزندگان"۔(۲۷) جن کے باعث تعلیمات مجددیہ عام سے عام ہوتی چلی گئی۔

امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی

امام احمد رضا خاں محمدی سنی حنفی قادری برکاتی محدث بریلوی المعروف بہ اعلیٰ حضرت بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) ابن مولانا علامہ مفتی محمد نقی علی خان سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)۔(۲۸) ابن علامہ مولانا مفتی محمد رضا علی خان نقشبندی۔(۲۹) (المتوفی ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء) ابن حضرت مولانا حافظ محمد کاظم علی خان صاحب بہادر رئیس اعظم قادری رزاقی۔(۳۰) خلیفہ و مرید حضرت مولانا احمد انوار الحق فرنگی محلی لکھنوی (ف۶) (المتوفی ۱۲۳۶ھ)، بریلی شریف میں ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ تقریباً چودہ برس کی عمر میں تمام ظاہری علوم فنون حاصل کر لئے اور اپنے جد امجد کی قائم کردہ "مسند افتا" (قائم شدہ ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۱ء)(۳۱) پر رونق افروز ہو کر ۱۲۸۶ھ سے خدمت اسلام اور تبلیغ دین شروع کی اور پھر مسلسل ۵۵ برس تک اس اہم ترین ذمہ داری کو انجام دیتے رہے۔ امام احمد رضا خان قادری بریلوی نے ۷۰ سے زیادہ علوم فنون پر ایک ہزار سے زیادہ تصانیف اور تالیفات اردو، عربی اور فارسی زبان میں یادگار چھوڑی ہیں۔ (۳۲)۔ آپ کے قلمی شاہکار میں ترجمہ قرآن مسمہ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن" اور ۱۲ مجلدات پر مشتمل مجموعہ فتاوی مسمہ "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" اور نعتیہ مجموعہ حدائق بخشش معرکتہ الاراء تصانیف ہیں۔ آپ کی ذات سنت رسول اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم سے سرشار تھی۔ آپ کی ہر تحریر اس پر شاہد و عادل ہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد نقی علی خان بریلوی کے ساتھ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں مارہرہ شریف کے سجادہ نشین سیدنا آل

رسول قادری برکاتی (المتوفی ۱۲۹۶ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست کرامت پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور اسی لمحہ خلافت و اجازت و سند حدیث سے نوازے گئے۔(۳۳)

آپ نے اپنے ۱۳ سلاسل طریقت کا ذکر درج ذیل ترتیب سے کیا ہے۔

۱۔ طریقہ علایہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ

۲۔ قادریہ آبائیہ قدیمہ

۳۔ قادریہ اھدلیہ

۴۔ قادیہ رزاقیہ

۵۔ قادریہ منوریہ

۶۔ چشتیہ نظامیہ عتیقیہ

۷۔ چشتیہ محبوبیہ جدیدہ

۸۔ سہروردیہ واحدیہ

۹۔ سہروردیہ فضلیہ

۱۰۔ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ

۱۱۔ نقشبندیہ علائیہ علویہ (جو حضرت سید کریم ہادی مولی ابو العلائی اکبر آبادی کی طرف منسوب ہے)

۱۲۔ سلسلہ بدیعیہ

۱۳۔ علویہ منامیہ (۳۴)

مزید آگے رقمطراز ہیں

"یہ آخری سلسلہ (منامیہ) میرے تمام سلسلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہے کیونکہ میں نے اپنے شیخ مرشد حق سید آل رسول کے ہاتھ پر بیعت کی

انہوں نے صرف اس سلسلے میں الشاہ عبدالعزیز دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے اپنے سچے خواب میں اہل ایمان کے امیر اہل اسلام کے مولا سیدنا علی المرتضیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی جس کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ' اور جس کی بیعت اللہ کی ہے یعنی ہم سب کے آقا ہم سب کے مولا حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر' تو بحمدہ تعالیٰ صحیح بخاری کی اعلیٰ سند کی طرح یہ سند بھی ثلاثی ہے جو اس بندے سے جلیل الشان آقا تک صرف تین واسطوں سے پہنچتی ہے۔(۳۵)"

امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کو اگرچہ برصغیر کے تمام معروف سلاسل طریقت یعنی قادریہ' چشتیہ' سہروریہ اور نقشبندیہ میں خلافت و اجازت حاصل تھی۔ لیکن آپ کا میلان سلسلہ قادریہ کے مشاغل کی طرف زیادہ رہا اور آپ نے اسی سلسلہ میں لوگوں کو مرید کیا۔ اگرچہ اعلیٰ حضرت کے جد امجد مولانا رضا علی خان سلسلہ نقشبندیہ سے وابسطہ تھے اور آپ کو سلسلہ نقشبندیہ میں دو مختلف زاویوں پر خلافت بھی حاصل تھی لیکن آپ نے سلسلہ قادریہ ہی کو فروغ دیا اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں متعدد رسائل اور منظوم منقبتیں اردو اور فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہیں۔

اس طرح شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کو بھی چاروں معروف سلاسل کی خلافت و اجازت حاصل تھی لیکن حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی تعلیمات سے آپ زیادہ متاثر ہوئے چنانچہ آپ نے نقشبندیہ مشاغل طریقت کو فروغ دیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی کی دینی و اصلاحی خدمات کے باعث عرب و عجم کے سینکڑوں علماو مشائیخ نے چودھویں صدی ہجری کا مجدد دین ملت تسلیم کیا۔ مولانا ظفرالدین قادری اس سلسلے میں رقمطراز ہیں

"چودھویں صدی کے مجدد "مجدد مائتہ حاضرۃ" موید ملت طاہرہ، اعلی حضرت عظیم البرکت صاحب تصنیف قاہرہ و تالیفات باہرہ جناب مستطاب معلی الالقاب مولانا مولوی حاجی حافظ قاری محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی متعنااللہ ببرکاتہ و حشرنا یوم القیامتہ تحت رایانہ ہیں، اس لئے کہ حضور پر نور کی ولادت باسعادت ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ اور انتقال پر ملال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ ہے۔ تو تیرہویں صدی ہجری کے آپ نے ۲۸ سال دو مہینے ۲۰ دن پائے اور علوم و فنون، درس و تدریس، تالیف وعظ و تقریر میں مشہور دیار و امصار واوانی واقاصی ہوئے اور چودھویں صدی کے ۳۹ سال ایک مہینہ ۲۵ دن پائے۔ جس میں حمایت دین ونکایت مفسدین، احقاق حق و ازہاق باطل، اعانت سنت و اماتت بدعت میں جان و ملال، علم و فضل صرف کیا۔(۳۶)"

مولانا ظفرالدین صاحب اپنی اسی تالیف میں آگے چل کر عرب و عجم بالخصوص برصغیر پاک وہند کے چند مشاہیر علما مشائیخ کی ایک فہرست مرتب فرماتے ہیں جنھوں نے امام احمد رضا خان "مجدد مائتہ حاضرہ" تسلیم کیا یہاں چند معروف نام نقل کیے جارہے ہیں:

۱۔ مولانا شاہ محمد عبدالقادر صاحب قادری برکاتی

۲- مولانا شاہ عبد المقتدر صاحب قادری بدایونی

۳- مولوی وصی احمد صاحب محدث سورتی پیلی بھیتی

۴- مولانا شاہ مشتاق احمد کانپوری

۵- مولانا شاہ ظہور الحسین صاحب فاروقی رامپوری

۶- مولانا سید شاہ علی حسین کچھوچھوی۔(۳۷)

چند نام اب ان علما کے ملاحظہ کریں جن کا تعلق موجودہ پاکستان کے علاقوں سے ہے یہ نام احقر نے اپنے مطالعہ کے دوران حاصل کیے:

- مولانا نور احمد فریدی، ریاست بہاولپور
- مولانا حافظ محمد عبد اللہ قادری، خانقاہ بھرچونڈی شریف سکھر
- مولانا حافظ الشاہ غلام رسول قادری، خانقاہ قادریہ سولجر بازار، کراچی
- مولا احمد بخش صادق چشتی سلیمانی ڈیروی، ڈیرہ غازی خان، پنجاب
- مولوی قاضی قادر بخش بغلانی، بارکھان بلوچستان
- مولانا محمد اکرام الدین بخاری خطیب وزیر خان مسجد، لاہور
- مولوی پروفیسر حاکم علی نقشبندی، اسلامیہ کالج لاہور
- مولوی پروفیسر چودھری عزیز الرحمان، لائل پور
- مولوی قاضی غلام گیلانی، شمس آباد صوبہ سرحد
- پیرزادہ مولوی محمد معصوم شاہ، گجرات
- سید محمد مجید الحسن جہلمی، غازی ناڑہ ضلع جہلم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے امام احمد رضا کی کئی عربی تصانیف پر

عرب کے علماء کی تقاریظ کو جمع کیا ہے ان علما نے جہاں اعلی حضرت کی علمی خدمت کو سراہا ہے وہی انہوں نے اعلی حضرت کو چودھویں صدی ہجری کا مجدد بھی تسلیم کیا ڈاکٹر صاحب کی تصنیف سے ماخوذ اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

"بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن (۳۸)"

(علامہ الشیخ اسماعیل خلیل مکی)

امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی مختلف علوم فنون پر ہزار سے زیادہ چھوٹی بڑی تصنیفات و تالیفات اور حواشی ہیں۔ آپ کی ہر تحریر نہایت جامع اور ہر تصنیف و تالیف انتہائی مدلل ہوتی اور بعض دفعہ حوالاجات کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ پڑھنے والا تعجب کیئے بغیر نہیں رہتا۔ احقر کے مطالعہ اور معلومات کے مطابق امام احمد رضا خان کے ماخذ میں ان کے زمانے تک کی تمام مطبوعہ کتب اسلامی جو حاصل ہوسکتی تھیں ان کے زیر مطالعہ رہیں۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں کہ حدیث شریف کی کتابوں میں کون کون سی کتابیں آپ کے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں' آپ نے درجنوں کتابوں کا ذکر فرما دیا۔ حوالہ ملاحظہ کریں:۔

"جواب! مسند امام اعظم' وموطاامام محمد' و کتاب الاثار امام محمد' و کتاب الخراج امام ابویوسف' و کتاب الحج امام محمد' و شرح معانی الاثار امام طحطاوی' و موطاامام مالک' و مسند امام شافعی' و مسند امام احمد' و سنن دارمی' و بخاری' و مسلم' وابوداوٗد' و ترمذی' و نسائی' و ابن ماجہ' و خصائص نسائی' و منتقی ابن الجار' و ذو علل متناہیہ' و مشکوۃ' و جامع کبیر' و جامع صغیر' و ذیل جامع صغیر' و منتقی ابن تیمیہ' وبلوغ المرام' و عمل الیوم' واللیلہ ابن السنی' و کتاب الترغیب' و خصائص

کبریٰ' وکتاب الفرج بعد الشدت' وکتاب الاسماء والصفات وغیرہ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے درس و تدریس و مطالعہ میں رہیں۔(۳۹)"

ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجئے جس میں مولانا سید سیلمان اشرف بہاری (المتوفی ۱۳۸۵ھ ر ۱۹۳۹ء) خلیفہ اعلی حضرت نے علیگڑھ سے ایک سوال بھیجا جس میں سندھ سے تعلق رکھنے والے علماء کے نام طلب کئے ہیں سوال و جواب دونوں ملاحظہ کیجئے۔ مولانا سید سیلمان اشرف بہاری ان دونوں علیگڑھ یونیورسٹی میں دینیات کے استاد تھے:

"مسئلہ! از علیگڑھ مرسلہ مولانا سید سیلمان اشرف بہاری ۲۵ صفر ۱۳۳۸ھ مولانا المعظم و برادر محترم مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب ارفع اللہ شانہم کالج کا ایک کام آگیا ہے جس میں ضرورت ہے چند اسماء ان علمائے اکرام کے لکھے جانے کی' جو سندھ سے تھے یا سندھ میں آئے کم ازکم پانچ نام ہونا چاہئے' انساب سمعانی میں بعض اسما ملے لیکن صرف چند نام' اس کی خبر نہ ملی کہ انہوں نے کیا خدمت انجام دی' طبقات حنفیہ کی فہرست میں کوئی نام نہ ملا آنجناب براہ کرم اعلی حضرت سے استفسار فرمائیں۔ متقدمین یا متاخرین علما اہلسنّت' محدثین میں ہوں یا فقہا میں۔ اگر اس قدر فرست نہ ہو تو پھر صرف ان کتابوں کے نام لکھ بھیجئے جن میں تلاش کروں۔ آپ کی خدمت میں نیاز نامہ اس لئے لکھا کہ آپ کو اعلی حضرت کی حضوری حاصل ہے۔ فقیر کا سلام و قدمبوسی فرما دیجیئے۔"

الجواب! (۱) مولانا رحمت اللہ سندھی تلمیذ امام ابن ہمام مصنف منسک کبیر' منسک صغیر و منسک متوسط' معروف بہ لباب المناسک جس کی شرح ملا علی قاری نے کی ہے۔ "المنسک المنقسط فی شرح المنسک المتوسط"

(۲)۔ مولانا محمد عابد سندھی مدنی' محدث صاحب "حصر الشارد"

(۳) مولانا محمد حیات سندھی شارح کتاب الترغیب و الترہیب

(۴) مولانا محمد ہاشم سندھی یہ بھی فقہ میں صاحب تصنیف ہیں

(۵) علامہ محمد ابن عبدالہادی سندھی محشی فتح القدیر و صحاح ستہ و مسند اما احمد' استاد علامہ محمد حیات سندھی' متوفی ۱۱۳۸ھ

(۶) شیخ نظام الدین سندھی نقشبندی نزیل دمشق تلمیذ جلیل و محبوب حضرت قدوۃ العارفین سید صبغت اللہ بروحی

(۷) علامہ سندھی مصنف غائیتہ التحقیق جس سے سید علامہ طحطاوی مصری نے حاشیہ در مختار باب الامامتہ میں استناد کیا۔

(۸) شیخ محمد حسین انصاری سندھی عم شیخ عابد سندھی محدثین و رجال استانید حصر الشارد ہیں۔ اس وقت یہی نام خیال میں آئے۔ (۴۰)"

مولانا محمد حنیف خان رضوی استاد جامعہ نوریہ رضویہ بریلوی شریف کی

تحقیق کے مطابق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت بعض استفتاء کے جواب میں بسااوقات ۲۴۰ سے زیادہ کتب واحادیث کے حوالہ جات دیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتنی کتب واحادیث ان کے زیر مطالعہ رہی تھیں۔

امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے مطالعہ اور ماخذ میں جہاں اور کتابیں رہیں وہیں شیخ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی کے معرکتہ الاراء مکتوبات شریف بھی رہے۔ راقم نے امام احمد رضا مجدد دین وملت کی کتب کے مطالعہ کے دوران حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کے کئی حوالے پائے۔ یہاں چند پیش کررہاہوں تاکہ قارئین کو یہ معلوم ہوسکے کہ امام احمد رضا کی نظر میں شیخ مجدد اور ان کے مکتوبات کا کیا مقام ہے۔ اور آپ کے دل میں حضرت کا کتنا احترام ہے۔

سب سے پہلے ایک مکتوب کا اقتباس ملاحظہ کیجئے جو امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے مولانا محمد علی مونگری ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے نام ۱۳۱۳ھ ہجری میں لکھا تھا۔ یہ خط اعلیٰ حضرت نے دار الندوہ لکھنؤ سے متعلق لکھا ہے اس کے اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

مکتوب اول کا حوالہ

"مولانا! للہ رجوع الی الحق بہتر ہے یا تمادی فی الباطل۔ مولانا ہم فقراء کو آپ کی ذات خاص سے علاقہ نیاز ہے اور اراکین سے جدا بھی، خود اپنے نافع وفہم ناصح سے تامل فرمائیں، ان اخلاط کی مشارکت میں براہ بشریت خطائی الفکر واقع ہوئی ہو تو رجوع الی الحق آپ جیسے علمائے کرام و سادات عظام کے زین ہے۔ (۴۱)"

مکتوب دوم کا اقتباس بھی ملاحظہ کیجئے جس میں مولانا سید محمد علی مونگری کو

امام ربانی کے ارشادات یاد دلا رہے ہیں۔

......للہ احادیث و اقوال ائمہ و نصوص کتب عقائد وغیرہ ملاحظہ ہوں کہ کس قدر بد خواہی دین و سنت میں ڈوبا ہوا ہے۔ احادیث و اقوال ائمہ تو اگر ضرورت دے گئی بحول اللہ تعالیٰ سبھی سن لیں گے' بالفعل آپ جیسے صوفی منش کو حضرت شیخ مجدد الف ثانی صاحب رحمتہ اللہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس سے عین ہدایت کے امتثال کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت ممدوح اپنے مکتوبات شریفہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"فساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافر ست"

مولانا! خدارا انصاف آپ یا زید یا اور اراکین' مصلحت دین و مذہب کو زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخ مجدد؟ مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے امید نہیں کہ اس ارشاد ہدایت بنیاد کو معاذ اللہ لغو و باطل جانئے اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو پھر کیوں نہ مانیئے"

——— مولانا! میں آپ کو سنی فاضل نہ جانتا تو بار باریوں بالحاح گزرش نہ کرتا ——— آخر میں بفضلہ تعالیٰ ایک سنی فاضل ہونے کے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ حضرت مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب نے ندوہ کے خلاف پر مہر فرمادی ——— (فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ)۔

(۴۲)

اب ملاحظہ کیجئے امام احمد رضا کے ایک رسالہ نفی الفی کا اقتباس جس میں آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کی دلیل پر جہاں بیسیوں کتب کا حوالہ دیا ہے اس میں شیخ مجدد کا بھی ذکر ہے۔

"سوال! کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سایہ تھا یا نہیں"

——— الجواب! بے شک اس مہر سپہر اصطفاء، ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور یہ امر احادیث و اقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ئمہ و جہاندیدہ فضلا، مثل حافظ زین محدث، و علامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور، و امام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفافی تعریف حقوق مصطفیٰ، و امام عارف باللہ سیدی جلال الملتہ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ، ——— و شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی، وجناب شیخ مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی......و بحرالعلوم عبدالعلی لکھنوی و شیخ الحدیث مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و غیر ہم اجلہ فاضلین و مقتدایان کہ آج کل کے مدعیان خام کار کو ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفا" عن سلفا دائما" اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے"......(۴۳)

اسی رسالے میں آگے چل کر مکتوبات شریف کے مزید حوالے دیتے ہیں ملاحظہ کیجئے

"جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات، مکتوب صدم میں

فرماتے ہیں

"اورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود' در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تراست' چوں لطیف ترے ازوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد او را سایہ چہ صورت دارد"۔(۴۴)

ترجمہ۔ آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا' عالم شہادت میں ہر شخص کا سایہ اس سے بہت لطیف ہوتا ہے اور چونکہ جہاں بھر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز لطیف نہیں ہے لہٰذا آپ کا سایہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

نیز اسی کے آخری مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں

" واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است و منبئی از شائبہ عدم کمال لطافت اصل' ہر گاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد"۔(۴۵)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا سایہ کیونکہ کر ہو' سایہ تو وہم پیدا کرتا ہے کہ اس کی کوئی مثل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میں کمال لطافت نہیں ہے۔ دیکھئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لطافت کی وجہ سے سایہ نہ تھا۔ تو خدائے محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ کیونکر ممکن ہے۔

امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ سے ایک موقع پر سوال کیا گیا

کہ

"کیا حضرت مجدد الف ثانی نے کہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی تفضیل لکھی ہے۔"

ارشاد ہوا

تلک امتہ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کتبتم ولا تسئلون عما کانو یعلمون○

پھر فرمایا! کہ مکتوبات کہ اول دو جلدوں میں تو ایسے الفاظ ملیں گے جن میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو کیا گنتی' تیسری جلد میں فرماتے ہیں جو کچھ فیوض و برکات کا مجمع ہے وہ سب سرکار غوثیت سے ملے ہیں

"**نور القمر مستفاد من نور الشمس**"

اس میں لکھا گیا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ میں نے اگلی جلدوں میں کہا ہے صحو سے کہا' نہیں بلکہ زیادہ سکر ہے۔ (ف ۷) اب اگر کوئی مجددی ان کے قول سے استدلال کرے۔ اس کو وہ مانے' ہم تو ایسے شیخ کے غلام ہیں جس نے جو بتایا صحو سے بتایا' خدا کے فرمانے سے کہا۔ تمام جہانوں نے شیوخ نے جو زبانی دعوے کئے ہیں' ظاہر کردیا ہے کہ ہمارا سکر ہے اور ایسی غلطیاں دو جھوں سے ہوتی ہیں یا ناواقفی یا سکر۔" (۴۶)

ایک موقعہ پر ۱۳۰۵ھ میں مولوی حافظ شاہ سراج الحق نے دہلی سے ایک استفسار روانہ کیا کہ کیا صلاۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ شرع میں جائز

ہے یا نہیں، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ایک رسالہ تحریر فرمایا **"انہا الانوار من یم صلوۃ الاسرار" (۱۳۰۵)** (۴۷) جس میں آپ نے جمیع سلاسل کے مشاغل پر بحث فرمائی ہے اور تمام مشاغل کو مستحسن قرار دیا ہے اس سلسلے میں آپ نے حضرت مجدد کے مشاغل کو حضرت مرزا مظہر جانجاناں کے مکتوبات سے نقل کیا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جانجاناں لکھتے ہیں

"ختم خواجہا رضی اللہ تعالی عنہم و ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ ہر روز بعد حلقہ صبح الازم گرید۔"

ترجمہ۔ "ختم خواجگان اور ختم حضرت مجدد صاحب (رضی اللہ تعالی عنہم) صبح حلقہ ذکر کے بعد ضرور کریں"۔ (۴۸)

ایک اور مکتوب میں مرزا صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

"ختم حضرت خواجہاد ختم حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہم نیز اگر یاراں جمع آینہ بعد از حلقہ صبح براں مواظبت نمایند کہ از معمولات مشائیخ ست و فائدہ بسیار و برکت بے شمار دارد۔"

ترجمہ! ختم خواجگان و ختم حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم صبح کے حلقہ ذکر کے بعد پابندی سے کریں کیونکہ یہ مشائیخ کے معمولات میں سے ہے بہت مفید اور بابرکت ہے"۔ (۴۹)

اعلی حضرت آگے چل کر صلاۃ الاسرار کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"خیر صلاۃ الاسرار شریف تو ایک عمل لطیف ہے کہ مبارک بندہ اپنے حصول اغراض و دفع کے لئے پڑھتا ہے۔ مزاج پرسی ان حضرات کی ہے جو خاص امور ثواب و تقرب الارباب میں جو محض اس نیت سے کئے جاتے ہیں۔ ہمیشہ تجدید و اختراع کو جائز مانتے اور ان محدثات کو ذریعہ وصول الی اللہ جانتے ہیں وہ کون۔ شاہ ولی اللہ' شاہ عبدالعزیز' مرزا مظہر جانجاناں' شیخ مجدد الف ثانی......وغیر ھم جنہیں منکرین بدعتی و گمراہ کہیں تو کس کے ہو کر رہیں"۔(۵۰)

اعلی حضرت "طریقہ نو" نئے طریقہ (بدعت حسنہ) سے متعلق حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا ایک اور حوالہ مرزا مظہر جانجاناں کے مفلوظات سے پیش کرتے ہیں ملاحظہ کیجئے:

"حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ طریقہ نوبیان نمودہ ومقامات وکمالات طریقہ خود بسیار تحریر فرمودہ و دراں مقامات' ہیچ شبہ نیست کہ باقرار ہزاراں علماء و عقلاء بتوار رسیدہ"

ترجمہ! حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے نئے طریقے بیان فرمائے ہیں اور اپنے طریقہ کمالات ومقامات کو خوب بیان فرمایا ہے' ان مقامات میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ ہزاروں علماء و عقلا نے اس کی تصدیق فرمائی ہے جو تواتر کو پہنچی ہے۔"

فتاوی رضویہ جلد نہم سے بھی ایک حوالہ نقل کر رہا ہوں کہ جس میں

امام اہلسنت مجدد دین و ملت سے کئی سوال کئے گئے ان میں دو مندرجہ ذیل تھے'

۵۔ حضرت غوث پاک قدس سرہ کو دستگیر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

٦۔ حضرت خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہ کو غریب نواز کے لقب سے پکارنا جائز ہے یا نہیں۔"

آپ نے جواب میں بهجتہ الاسرار شریف کے حوالے سے ارشاد فرمایا

"حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ضرور دستگیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرو غریب نواز...... میں نے اپنے مولا حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو بارہا فرماتے سنا کہ میرے بھائی حسین حلاج کا پاؤ پھسلا ان کے وقت کوئی ایسا نہ تھا کہ ان کی دستگیری کرتا' اس وقت میں ہوتا تو ان کی دستگیری کرتا اور میرے اصحاب اور میرے مریدوں اور مجھ سے صحبت رکھنے والوں میں قیامت تک جس سے لغزش ہوگی میں اس کا دستگیر ہوں...... (براویت ابوالقاسم عمر بزاز بحوالہ الاسرار شریف از ابوالحسن نورالدین)

حضرت شیخ مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں

"بعد از رحلت ارشاد پناہی روز عید بزیارت مرزا ایشاں رفتہ بود در اثنائے توجہ بمزار متبرک التفات تمام از روحانیت مقسہ ایشاں ظاہر گشت و از کمال غریب

نوازی نسبت خاصہ خود را کہ بحضرت خواجہ احرار منسوب بود رحمت فرمودند" (۵۲)

ترجمہ! حضرت کے وصال کے بعد عید کے دن آپ کے مزار شریف کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ مزار شریف کی طرف توجہ کے دوران، آپ کی روحانیت کی پوری پوری توجہ ظاہر ہوئی اور آپ نے کمال غریب نوازی سے اپنی خاص نسبت جو خواجہ احرار سے منسوب تھی، عطا فرمائی۔

آخر میں امام احمد رضا کے ایک حواشی کا حوالہ دے رہا ہوں جو اپ نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب "تکمیل الایمان" پر لگایا تھا اس فارسی کتاب کو پیرزادہ مولانا اقبال احمد فاروقی صاحب نے ترجمہ فرمایا ہے امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسمانی معراج کے سلسلے میں کئی حوالے دیئے ان میں امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریفہ کے بھی دو حوالے ہیں ملاحظہ کیجئے

اعلی حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ مکتوبات حضرت شیخ مجدد الف ثانی جلد اول مکتوبات ۲۸۳ میں ہے۔

"آں سرور علیہ الصلاۃ والسلام دراں شب از دائرہ مکاں و زماں بیروں جست واز تنگی امکان بر آمدہ از وابد را آں واحد یافت وبدایت و نہایت را او ریک نقطہ متحد دید"۔(۵۳)

ترجمہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو

زماں و مکاں کے دائرے سے پلک جھپکتے باہر تشریف لے آئے اور عالم امکان کی تنگی سے باہر آکر ازل و ابد کو ایک جگہ پایا اور ابتداء و انتہا کو ایک نقطہ میں یکجا دیکھا۔"

نیز مکتوب ۲۷۲ میں ہے!

"محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ محبوب رب العالمین ست و بہترین موجودات اولین و آخرین بدولت معراج بدنی مشرف شدواز ہیں اور اولین و آخرین کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ جسمانی معراف کی دولت سے مشرف ہوئے اور عرش و کرسی سے گزر کر مکان و زماں سے بھی اوپر تشریف لے گئے۔

آخر امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی کی ایک کتاب بعنوان "التائب التہانی فی مناقب مجدد الف ثانی"۔(۵۵)

کا حوالہ دینا چاہوں گا جس میں یقیناً" حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی مناقب بیان ہوئے ہوں گے مگر افسوس کہ یہ کتاب آج موجودہ نہیں ہے البتہ اس کتاب کا اشتہار بریلی شریف سے چھپنے والی کتاب "الامن و العلی" کے بیک ٹائٹل پر چھپا ہے کاش یہ کتاب دوبارہ شائع ہوجائے تاکہ مقام مجدد الف ثانی جو امام احمد رضا کی نظر میں تھی اس سے اہل طریقت آشنا ہوسکیں۔

ماخذ و مراجع

۱۔ سید قاسم محمود "اسلامی انسائیکلوپیڈیا" ص ۱۳۱۲ شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد "حضرت مجدد الف ثانی" ص ۲۷-۲۹ ادارہ مسعودیہ، کراچی

۳۔ حضرت مجدد الف ثانی "مکتوبات شریف" دفتر سوم مکتوب نمبر ۸۷

۴۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد "حضرت مجدد الف ثانی" ص ۱۰۹ مطبوعہ کراچی

۵۔ حضرت مجدد الف ثانی "مکتوبات شریف" حصہ سوم مکتوب ۱۶۳

۶۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد "حضرت مجدد الف ثانی" ص ۱۰۹-۱۱۰ مطبوعہ کراچی

۷۔ ایضاً" ص ۱۱۴

۸۔ حضرت مجدد الف ثانی "مکتوبات شریف" مکتوب نمبر ۱۹۵

۹۔ مولوی محمد منظور نعمانی "تذکرہ مجدد الف ثانی" ص ۱۴۷ مطبوعہ انڈیا

۱۰۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد "حضرت مجدد الف ثانی" ص ۱۱۰ مطبوعہ کراچی

۱۱۔ The Encyclopedia Of Religion And Ethic P.748

T.W.Arnold.1956

۱۲۔ T.W.Arnold Preaching Of Islam P.412

۱۳۔ مفتی غلام سرور لاہوری "خزینتہ الاصفیا" جلد سوم ص ۱۵۹ مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۹۴ء

۱۴۔ حضرت مجدد الف ثانی "مکتوبات شریف" جلد سوم مکتوب ۴۳

۱۵۔ مولوی رحمان علی "تذکرہ علمائے ہند" مترجم ڈاکٹر ایوب قادری ص ۲۸۱ مطبوعہ کراچی

۱۶۔ مولوی فقیر احمد جہلمی ''حدائقہ الحنفیہ'' ص ۴۳۵ مطبوعہ لاہور
۱۷۔ ایضا'' ص ۳۶۴
۱۸۔ مولوی رحمان علی ''تذکرہ علمائے ہند'' مترجم ڈاکٹر ایوب قادری ص ۴۹۶ مطبوعہ کراچی
۱۹۔ شاہ غلام علی ''مکاتیب شریف'' ص ۵ مکتوب اول مطبوعہ لاہور
۲۰۔ علامہ قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتی ''تفسیر مظہری'' جلد اول دیباچہ ص ۶۔۷ مطبوعہ کراچی
۲۱۔ ایضا'' ''ارشاد الطالبین'' ص ۶۳ مطبوعہ لاہور۔
۲۲۔ محمد صادق قصوری و مجید اللہ قادری ''خلفائے اعلیٰ حضرت'' ص ۳۱۱ مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۹۲ء
۲۳۔ مولانا محمد ظفر الدین قادری بہاری ''۱۴ویں صدی کے مجدد'' ص ۴۔۱۴ مطبوعہ کراچی
۲۴۔ ایضا'' ص ۵۰
۲۵۔ امام احمد رضا خان قادری ''مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی'' ص ۹۰ مطبوعہ لاہور
۲۶۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال'' ص ۱۳ مطبوعہ سیالکوٹ
۲۷۔ سید قاسم محمود ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' ص ۱۳۱۳ مطبوعہ سیالکوٹ
۲۸۔ مجید اللہ قادری ''امام احمد رضا اور علماء ڈیرہ غازی خاں'' ص ۱۳ مطبوعہ ڈیرہ غازی خاں
۲۹۔ امام احمد رضا خان قادری ''الزلال الانقی من بحر سبقتہ الاتقی'' ص ۴ (قلمی)

۳۰۔ مولوی محمد رحمان "تذکرہ علمائے ہند" مترجم ڈاکٹر ایوب قادری ص ۹۴ مطبوعہ کراچی

۳۱۔ مجید اللہ قادری "امام احمد رضا اور علماء ریاست بہاولپور" ص ۹ مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء

نوٹ: مولانا محمد شہاب الدین نے "مسند افتا" کی بنیاد ۱۲۴۶ھ ر ۱۸۳۱ء لکھی ہے (مولانا نقی علی خان موئف شہاب الدین ص ۲۹ مطبوعہ لاہور)

۳۲۔ مجید اللہ قادری "قرآن' سائنس اور امام احمد رضا" ص ۱۷ مطبوعہ کراچی

۳۳۔ مولانا نقی علی خان بریلوی "تفیسر الم نشرح" تعارف مفسر مولانا احمد رضا خان بریلوی ص (ز) مطبوعہ انڈیا

۳۴۔ امام رضا خان قادری "الاجازات المتینہ لعلماء بکتہ و المدینتہ" مشمولہ رسائل رضویہ جلد دوم ص ۳۱۹ مطبوعہ لاہور

۳۵۔ ایضا"

۳۶۔ مولانا محمد ظفر الدین قادری "۱۴ویں صدی ہجری کے مجدد" ص ۵۶ مطبوعہ کراچی

۳۷۔ ایضا" ص ۶۵۔۶۷

۳۸۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد "امام احمد رضا اور عالم اسلام" ص ۱۳ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۸۳ء

۳۹۔ امام احمد رضا خان قادری "اظہار الحق الجلی" ص ۲۴۔۲۵ مطبوعہ لاہور

۴۰۔ ـــــــ "فتاوی رضویہ" جلد ۱۲ ص ۲۳ رضا اکیڈمی بمبئی انڈیا ۱۹۹۷ء

۴۱۔ ـــــــ "مکتوبات امام احمد رضا بریلوی" ص ۸۸ مطبوعہ لاہور

۴۲۔ ـــــــ ایضا" ص ۹۰۔۹۱

۴۳ـــــــنفی الفی عمی استنار بنورہ کل شی" ص ۳-۴ مشمولہ مجموعہ رسائل ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۹۸۵ء

۴۴- ایضا" ص ۱۳

۴۵- ایضا" ص ۱۳

۴۶ـــــــ"ملفوظات" مرتبہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا بریلوی حصہ سوم ص ۳۲۳-۳۲۴ مدینہ پبلشینگ کمپنی کراچی

۴۷ـــــــفتاوئ رضویہ جلد سوم ص ۵۲۰ مطبوعہ کراچی

۴۸ـــــــفتاوی رضویہ (جدید ایڈیشن) جلد ہفتم ص ۶۲۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور

۴۹ـــــــایضا ص ۶۲۴

۵۰ـــــــفتاوی رضویہ جلد سوم ص ۵۴۵-۵۴۶ مطبوعہ کراچی

۵۱ـــــــفتاوی رضویہ (جدید ایڈیشن) جلد ہفتم ص ۶۲۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور

۵۲ـــــــفتاوی رضویہ جلد نہم ص ۹-۱۰ مطبوعہ کراچی

۵۳- شیخ عبدالحق محدث دہلوی "تکمیل الایمان" محشی امام احمد رضا مترجم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ص ۱۴۶ مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۰

۵۴- ایضا" ص ۱۴۶-۱۴۷

۵۵- غلام مصطفیٰ مجددی "مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی" ص ۲۴ مطبوعہ لاہور

حواشی

(ف۱)! ملا کمال الدین لاہور بہت مدت تک لاہور میں اور پھر سیالکوٹ میں مسند تدریس و تلقین پر متمکن رہے۔ شیخ احمد سرہندی اور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی ان کے ارشد تلامذہ میں ہیں آپ کا لاہور میں ۱۰۱۷ھ/۱۶۰۸ء میں انتقال ہوا (تذکرہ علمائے ہند ص ۴۰۱)

(ف۲)! شیخ یعقوب صرفی کشمیری نے شیخ ابن حجر مکی سے سند حدیث حاصل کی اور مروجہ علوم مولانا محمد شاہ آنی سے حاصل کیے۔ آپ کا وصال ۱۰۰۳ھ/۱۵۹۵ء میں ہوا۔ آپ نے شرح بخاری کے علاوہ کئی کتب تحریر فرمائیں۔ (تذکرہ علمائے ہند ص ۵۵۲)

(ف۳)! حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری ۸۹۵ھ/۱۴۸۹ء میں بغداد میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۱۲ویں پشت میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہریہ کے بعد مدتوں صحراؤں میں عبادتیں اور ریاضتیں کیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خرقہ خاص اپنے صاجزادے سیدنا عبدالرزاق قدس سرہ' کو سونپا تھا۔ پھر یہ خرقہ حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری تک پہنچا اور پھر یہ آپ کے نبیرہ و خلیفہ حضرت شاہ سکندر کیتھلی (م ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء) کو ملا جنہوں نے حضرت مجدد الف ثانی کو اس سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ قادریہ کی خلافت بھی عطا کی۔

حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری حضرت شاہ فضیل قادری (م ۹۷۹ھ) کے مرید خاص تھے۔ آپ نے ہندوستان کے سفر میں سرہند میں حضرت مجدد الف ثانی کے بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد کو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرمایا اور خلافت بھی دی۔

(تذکرہ مشائیخ قادریہ از محمد دین کلیمی قادری ص ۱۳۱-۱۳۸)

(ف ۴)۔ حضرت شاہ غلام علی ۱۱۵۸ھ میں بٹیالہ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ حضرت مظہر جانجاناں سے سلسلہ قادریہ میں مرید ہوئے اور تکمیل سلوک کے بعد چاروں سلاسل میں اجازت و خلافت حاصل کی۔ آپ کثیر السلسلہ تھے آپ کے خلفا کی تعداد ہزاروں تھی۔ بعض علماء نے آپ کو ۱۳ویں صدی کا مجدد بھی کہا ہے۔ آپ کا وصال ۲۲ صفر المظفر ۱۲۴۰ھ میں ہوا۔

(تذکرہ علماء اہلسنّت از مولانا محمود احمد قادری ص ۱۹۲-۱۹۳)

(ف ۵)۔ قاضی محمد ثناءاللہ پانی پتی جامع علوم و نقلیہ تھے اور فقہ میں مقام اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے۔ احادیث شاہ ولی اللہ سے سماعت کیں جب کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی آپ کو "بیھقی وقت" کہا کرتے تھے۔ حضرت مرزا مظہر جانجاناں سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ آ کے پیرو مرشد آپ کو "علم الھدیٰ" پکارتے تھے۔ حضرت پانی پتی نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں مگر اپنی تفسیر مظہری (بزبان عربی) کو اپنے پیرو مرشد کے نام پر منسوب کی اور یہ تفسیر ۷ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے باعث صاحب تفسیر کی حیثیت سے بہت مشہور ہوئے۔

(حدائقہ حنفیہ از فقیر جہلمی ص ۴۸۳-۴۸۴)

(ف ۶)! حافظ محمد کاظم علی خان مولانا شاہ احمد انوار الحق فرنگی محلی (م ۱۲۳۶ھ) لکھنوی سے بیعت تھے اور ان سے خلافت و اجازت بھی سلسلہ میں قادریہ میں حاصل تھی۔ آپ کے دادا مرشد یعنی شاہ احمد انوار الحق کے والد ماجد اور شیخ طریقت مولانا شاہ احمد

عبدالحق فرنگی محلی قادری (م ۱۱۶۷ھ) شاہ عبدالرزاق بانسوی قادری سے بیعت تھے۔ (اسی نسبت کے باعث مولانا حافظ کاظم علی خان اپنے نام کے ساتھ قادری رزاقی لکھا کرتے تھے)

(تذکرہ علماء ہند ص ۹۳)

(ف ۷)! امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے اس کی تفصیل حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کی جلد سوم کے مکتوب نمبر ۱۲۱ میں موجود ہے۔ جو حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ خواجہ حسام الدین علیہ الرحمہ کے نام بعض استفسارات کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے بعض شطحیات کے متعلق ہیں جن کا مخالفین نے بہت چرچا کیا تھا۔ ایک سوال کا تعلق مسئلہ صحو و سکر سے بھی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اس مسئلے پر اپنے موقف کی وضاحت فرماتے ہوئے اس مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

میرے مخدوم! جو بھی اس قسم کی باتیں لکھتا ہے وہ سکر کی وجہ سے لکھتا ہے اور سکر کی آمیزش کے بغیر اس نے قلم نہیں اٹھایا ——— خلاصہ کلام یہ کہ سکر کے بھی بہت سے مراتب ہیں۔ جس قدر سکر زیادہ ہوگا اتنی ہی شطح زیادہ ہوگی۔ بسطامی کا سکر ہے کہ ان سے بے تحاشا قول **لوائی ارفع من لواء محمد** (میرا جھنڈا حضرت محمد کے جھنڈے سے زیادہ بلند ہے) صادر ہوا۔ لہٰذا جو بھی صحو رکھتا ہو اس کے متعلق یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ اس کے ساتھ سکر نہیں ہے کہ وہ عین قصور ہے، کیونکہ صحو خالص عوام کا حصہ ہے، جس نے بھی صحو کو ترجیح دی ہے اس کی مراد غلبہ صحو ہے نہ کہ

خالص صحو۔ اور اسی طرح جو سکر کو ترجیح دیتا ہے اس کی مراد غلبہ سکر ہے نہ کہ خالص سکر، کہ وہ آفت ہے ——— حضرت جنید قدس سرہ ارباب صحو کے رئیس ہیں اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے ہیں ان کی بہت سی عبارتیں سکر آمیز ہیں جن کا شمار کرنا مشکل ہے مثلاً وہ فرماتے ہیں **هوالعارف والمعروف** (وہی عارف اور وہی معروف ہے) اور یہ بھی فرمایا **لون الماء لون انا ئه** (پانی کا رنگ اس کے برتن کا رنگ ہے) نیز فرماتے ہیں **المحدث اذا قورن بالقديم لم يبق له اثر** (حادث جب قدیم کے ساتھ مل جاتا ہے تو اس کا اپنا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ——— اور صاحب عوارف جو ارباب صحو میں کامل ترین ہیں اپنی کتاب (عوارف المعارف) میں اس قدر سکریہ معارف لکھے ہیں کہ ان کی شرح کیا بیان کی جائے ——— اس فقیر نے ایک صفحہ میں آں قدس سرہ کے معارف سکریہ جمع کئے ہیں وہ سکر ہی کی باقیات میں سے ہیں انہوں نے اسرار کو ظاہر کرنا جائز رکھا ہے اور یہ سکر ہی ہے جس کی وجہ سے وہ فخرو مباہات کرتے ہیں اور یہ سکر ہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں پر فضیلت دیتے ہیں، اگر صحو خالص ہوتا تو اسرار کا افشا کرنا اس مقام میں کفر ہوتا، اور خود کو دوسروں سے بہتر جاننا شرک ہوتا۔ اور صحو کی حالت میں سکریہ باتیں کھانے میں نمک کی مانند ہیں جو کھانے لذیذ کرتا ہے، اگر نمک نہ ہو تو کھانا معطل اور بے کار ہو جاتا ہے۔

گر عشق نبودے و غم عشق نبودے
چندیں سخن **نغز کہ گفتے** کہ شنودے

(ترجمہ) گر عشق نہ ہوتا نہ غم عشق ہی ہوتا

لذت میں کہاں اس کی کوئی جان کھوتا

صاحب عوارف المعارف قدس سرہ حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ کے اس قول کو **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی** (میرے یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں) بقیہ سکر پر ہی محمول کیا ہے اس لئے ان کی مراد اس قول قصور نہیں ہے **جیسا** کہ وہم کیا گیا ہے کہ وہ عین ان کی مدحت اور تعریف کی ہے بلکہ واقع بیان کیا ہے یعنی اس قسم کی باتوں کا صادر ہونا جو کہ مباہات و افتخار پر مبنی ہوں بغیر سکر کے ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ صحو خالص میں اس قسم کی باتوں کا سرزد ہونا دشوار ہے —— اس فقیر نے جو یہ تمام دفاتر اس طائفہ عالیہ میں کے علوم اسرار کے بیان میں لکھے ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی خاطر شریف میں خیال گزرے گا کہ وہ صحو خالص رو سے سکر کی آمیزش کے بغیر لکھے گئے ہیں، حاشا وکلا (ہرگز ایسا نہیں ہے) کہ وہ حرام اور منکر ہیں اور سخن بافی (باتیں بنانا) ہے، باتیں بنانے والے جو صحو خالص سے متصف ہیں بہت ہیں۔ وہ اس قسم کی باتیں کیوں نہیں بناتے اور لوگوں کے دلوں کو اصلاح کی طرف مائل کیوں نہیں کرتے۔

فریاد حافظ ایں ہمہ آخر بہرزہ نیست
ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

(ترجمہ) نہیں بیہودہ ہے حافظ کی فریاد
کہانی ہے عجیب و خانہ برباد

میرے مخدوم! اس قسم کی باتیں جو افشائے راز پر مبنی ہوتی ہیں اور ظاہر کی طرف سے مصروف اور پھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں ہر

وقت مشائخ طریقت قدس اللہ تعالیٰ امراء ہم سے ظہور میں آتی رہتی ہیں اور ان بزرگوں کی دائمی عادت بن گئی ہے۔ کوئی بات بھی ایسی نہیں ہے جس کی ابتدا اس فقیر نے کی ہو اور اس کی اختراع کی ہو۔ **لیس هذا اول قارورة کسرت فی الاسلام** (یہ کوئی پہلا شیشہ نہیں ہے جو اسلام میں توڑا گیا ہے) لہذا یہ تمام شور و غوغا کیسا ہے۔ اگر کوئی ایسا لفظ صادر ہو گیا ہے جو ظاہر علوم شرعیہ سے مطابقت نہیں رکھتا تو اس کو تھوڑی سی توجہ سے ظاہر سے پھیر کر شریعت کے مطابق بنا دینا چاہئے اور ایک مسلمان پر تہمت نہیں لگانی چاہئے فاحشہ کو رسوا کرنا اور فاسق کو خوار کرنا جب شریعت میں حرام اور منکر ہے تو ایک مسلمان کا محض شبہ کی بنیاد پر رسوا کرنا کہاں تک مناسب ہے اور شہر بشہر اس کی منادی کرانا کونسی دین داری ہے۔

مسلمانی اور مہربانی کا طریقہ تو یہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسا کلمہ صادر ہو جو بظاہر علوم شرعیہ کے مخالف ہو تو دیکھنا چاہئے کہ اس کا کہنے والا کون ہے اگر ملحد و زندیق ہے تو اس کا رد کرنا چاہئے اور اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرنی چاہئے' اور اگر اس کا کہنے والا کوئی مسلمان ہے اور خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے تو اس کے بیان میں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے صحیح محمل (صحیح معنی) پیدا کرنا چاہئے' یا اس کے کہنے والے سے اس کا حل طلب کرنا چاہئے۔ اگر وہ اس کے حال میں عاجز ہو تو اس کو نصیحت کرنی چاہئے اور نرمی کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا چاہئے کیونکہ وہ اجابت و قبولیت کے نزدیک ہے۔ اور اگر

مقصود تسلیم کرانا نہ ہو اور صرف رسوا کرنا مطلوب ہو تو دوسری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔"

(مکتوب امام ربانی، جلد سوم، (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۳ء ص ۲۷۵۔۲۷۷)

الحاصل اگر ہر سلسلے کے وابستگان اکابر سلاسل طریقت کے بارے میں یہ محتاط روش اختیار کریں جس کی طرف حضرت شیخ مجدد نے ارشاد فرمایا ہے تو کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو۔

احقر ڈاکٹر مجید اللہ قادری۔ کراچی

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبہ۔ ۱۱۹)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو"

(۲)

حضرتِ امام احمد رضا

اور

حضراتِ نقشبندیہ

(از)

ابنِ مسعودِ ملت' ابوالسرور محمد مسرور احمد نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

"امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ"

(۱)

اس وقت اہلسنّت و جماعت میں انتشار پیدا کرنے کے لئے دشمنان اسلام سر گرم عمل ہیں کیونکہ اہلسنّت و جماعت دنیا کی ایک عظیم قوت ہیں ـــــــ بعض لوگ حضرات نقشبندیہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے دل میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی اور معاذ اللہ وہ حضرات نقشبندیہ سے خلش رکھتے تھے ـــــــ یہ بات حقائق و شواہد کے سراسر خلاف ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصل حقیقت کو پیش کردیا جائے تاکہ کوئی گمراہ کرنے والا گمراہ نہ کرسکے ـــــــ

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے خاندان کا تعلق افغانستان کے شہر قندھار کے بڑھیچ قبیلہ سے تھا ـــــــ (۱) افغانستان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا عظیم گہوارہ رہا ہے' یہاں حضرات نقشبندیہ عظیم قوت

تھے، اس لئے اسلام دشمن قوتوں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم مرکز قلعہ جواد کو پامال کر کے حضرات نقشبندیہ کو در بدر کردیا لیکن دشمنان اسلام خود بھی تباہ و برباد ہو کر رہ گئے —— افغانستان میں بد عقیدگی کا نام و نشان تک نہ تھا لیکن اب عالمی قوتوں کی سازشوں سے بد عقیدگی داخل ہوگئی ہے، جس نے مسلسل انتشار پیدا کر رکھا ہے —— اللہ تعالیٰ پھر افغانستان میں حضرات نقشبندیہ کو ایک عظیم قوت بنائے ۔ آمین!

امام احمد رضا کے اجداد نے سلطنت مغلیہ سے وابستہ رہ کر قابل قدر فوجی خدمات انجام دیں —— امام احمد رضا کے جد امجد مولانا محمد رضا علی خان علیہ الرحمہ نے انقلاب ۱۸۵۷ء میں بھرپور حصہ لیا اور جہاد میں پورا پورا تعاون کیا —— (۲) انگریزوں نے آپ کی سرگرمیوں سے پریشان ہو کر آپ کے سر کی قیمت مقرر کی —— (۳) مولانا محمد رضا علی خان علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۸۲ھ/۶۶-۱۸۶۵ء) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے اس کا اظہار خود امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الزلال الانقی" میں کیا ہے —— (۴) امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس رسالے میں جس تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے جد امجد مولا رضا علی خان نقشبندی علیہ الرحمہ کا ذکر فرمایا ہے اس سے ایک طرف امام احمد رضا کے دل میں جد امجد کی کمال محبت و تعظیم کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ان کی نسبت خاص کی تکریم کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ یہ القاب و آداب ملاحظہ فرمائیں:۔

ابن العارف، السید الغطریف، شمس التقی، بدر النقی،

نجم الھدیٰ، علامتہ الوری، ذی البرکاۃ المتکاثرہ، والکرامات المتواترہ، والترقیات الرفیعہ، والزلات البدیعہ، وقلت فی شانہ راجیابا حسانہ،:۔

اذالم یکن فضل فما النفع بالنسب؟
و ھل یصطفی خبث وان کان من ذھب
ولکننی ارجوالرضا منک یارضا
و انت علی فاز ولی عالی الرتب

حصنی وحرزی، وذخری و کنزی، ذی القدرالسنی والفخر السمی، مولینا المولوی محمد رضا علی خان، النقشبندی، قدس اللہ سرہ۔(۵)

ڈاکٹر محمد اقبال نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو Dynamic یعنی حرکی قرار دیا ہے ——(۶) وہ خود سلسلہ قادریہ میں بیعت تھے لیکن ان کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے فیض ملا۔ اس کا اظہار انہوں نے اپنی تصانیف میں کیا ہے(۷) —— حال ہی میں ایک قلم کار سید صابر حسین شاہ صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح سنی حنفی تھے۔ ان کے آباؤ اجداد پنجاب سے تعلق رکھتے تھے اور سرہند شریف میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے دربار میں حاضری کو ضروری سمجھتے تھے(۸) —— شاید قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی میں حرکیت اجداد کے اس تعلق کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور غالباً" یہی وجہ تھی کہ سلسلہ

عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ممتاز پیشوا پیر سید جماعت علی شاہ' علی پوری سے قائد اعظم کا خصوصی تعلق تھا(۹)——قائد اعظم تحریک پاکستان کے سلسلے میں میرے جد امجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی شاہی امام مسجد فتحپوری' دھلی کی خدمت میں حاضر ہوئے' قائد اعظم کا جلوس جب کبھی فتحپوری مسجد کے آگے سے گزرتا تو وہ کھڑے ہوجاتے' جب تک مسجد نظروں سے اوجھل نہ ہوجاتی۔ اس سے بھی ان کے دل میں سلسلہ نقشبندیہ کے مشائیخ کے احترام کا اندازہ ہوتا ہے۔

بہرحال عرض یہ کرنا تھا کہ سلسلہ نقشبندیہ حرکی ہے۔ امام احمد رضا کے جد امجد مولانا محمد رضا علی خان علیہ الرحمہ نے اسی لئے جہاد میں حصہ لیا——آج جن ممالک میں آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں وہاں مجاہدین میں کثرت سے نقشبندی حضرات ہیں مثلاً۔ بوسینیا' چیچینیا' یوگوسلاویہ وغیرہ

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ امام احمد رضا کے جد امجد مولانا محمد رضا علی سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے' خود امام احمد رضا کو بھی سلسلہ نقشبندیہ علائیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی(۱۰)——امام احمد رضا کے جلیل القدر خلیفہ مفتی محمد ضیا الدین مدنی علیہ الرحمہ کے جد اعلی اور اپنے وقت کے عظیم فاضل علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ (۱۱) نے سب سے پہلے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے قافلہ سالار حضرت شیخ احمد سرہندی کو "مجدد الالف الثانی" تحریر فرمایا(۱۲) چنانچہ بقول شیخ محمد عارف قادری ضیائی زیدہ مجدہ' حضرت مفتی محمد ضیاالدین مدنی رحمتہ اللہ علیہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرماتے تھے:۔

حضرت مجدد الف ثانی تو ہمارے سر کے تاج ہیں،
حضرت مجدد الف ثانی تو ہمارے سر کے تاج ہیں۔
(۱۳)

(۲)

جیسا کہ عرض کیا گیا امام احمد رضا کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق تھا اور وہ حضرات نقشبندیہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کے مشہور دارالعلوم منظر اسلام کے صدر مدرس مولانا مولانا محمد ظہور الحسین علیہ الرحمہ نقشبندی مجددی تھے اور دارالعلوم سے جاری ہونے والی سندات پر ان کے دستخط ہوتے تھے اور وہ باالالتزام "نقشبندی مجددی" لکھا کرتے تھے (۱۴) —— سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے تعلق خاطر کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے رسائل (۱۵)، فتاوی رضویہ میں اور اپنے مکتوبات شریف میں کئی جگہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا ذکر فرمایا ہے ——

امام احمد رضا نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا چنانچہ ایک مکتوب میں اپنے دوست اور مشہور و معروف عالم مولانا محمد علی مونگیری نقشبندی مجددی کو کس درد و سوز سے لکھتے ہیں:۔

"بالفعل آپ جیسے صوفی صافی کو حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا ایک ارشاد یاد دلاتا ہوں اور اس عین ہدایت کے امتثال کی امید رکھتا

ہوں حضرت ممدوح اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں:۔

وفساد مبتدع زیادہ تر از فساد صحبت صد کافر است' (یعنی بدعتی کا فتنہ سینکڑوں کافروں کی صحبت کے فتنہ سے زیادہ بدتر ہے)

مولانا' خدارا انصاف آپ یا زید اراکین (ندوۃ العلماء) مصلحتاً دین و مذہب کو زیادہ جانتے ہیں یا حضرت شیخ مجدد' مجھے ہرگز آپ کی خوبیوں سے امید نہیں کہ اس ارشاد ہدایت بنیاد کو کہ معاذ اللہ باطل جانیئے اور جب وہ حق ہے اور بے شک حق ہے تو کیوں نہ مانیئے۔(۱۶)

آپ نے ملاحظہ فرمایا امام احمد رضا علیہ الرحمہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے ارشادات کو علماء کے لئے بھی واجب العمل قرار دے رہے ہیں اور کس دردو سوز سے اس پر عمل کرنے کی التجا فرما رہے ہیں ــــــ

امام احمد رضا' فتاوی رضویہ (جلد سوئم) میں ایک مشہور و معروف نقشبندی بزرگ مرزا مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات کے حوالے سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے یہ دو اقتباسات پیش کرتے ہیں:۔

ختم خواجہا رضی اللہ تعالی عنہم و ختم حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ ہر روز بعد حلقہ صبح لازم گیرید۔(۱۷)

(ترجمہ) ختم خواجگان اور ختم حضرت مجدد رضی
اللہ تعالیٰ عنہم صبح حلقہ ذکر کے بعد ضروری کریں۔

ختم حضرت خواجہا و ختم حضرت مجدد رضی اللہ تعالی
عنہم نیز اگریاراں جمع آیند بعد از حلقہ صبح براں
مواظبت نمایند کہ از معمولات مشائخ است و فائدہ
بسیار و برکت بے شمار دارد۔(۱۸)

(ترجمہ) ختم خواجگان اور ختم حضرت مجدد رضی
اللہ تعالی عنہم صبح کے حلقۂ ذکر کے بعد پابندی سے
کریں کیونکہ یہ مشائخ کے معمولات میں سے ہے'
بہت مفید اور بابرکت ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ' حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تعلیمات سے بہت متاثر تھے چنانچہ دونوں کی دینی اور تبلیغی مساعی میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے:۔

(۱)——حضرت مجدد الف ثانی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کو ایمان کی اساس قرار دیتے ہوئے آپ کے وسیلہ کے بغیر اللہ تک رسائی محال قرار دی۔ چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کے
واسطے کے بغیر کسی کو مطلوب تک وصول محال
ہے۔ (۱۹)"

امام احمد رضا محدث بریلوی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا جو صور پھونکا اور مردہ دلوں کو زندہ کیا' وہ کسی

سے پوشیدہ نہیں ——
(۲) —— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ و سلم پر بہت زور دیا ہے اور ساری عمر احیاء سنت کے لئے کوشش فرمائی' امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے بھی احیا سنت کے لئے بھرپور کوشش فرمائی اور یہ کہنا کہ آپ نے بدعات کو فروغ دیا حقائق کے سراسر خلاف ہے۔
(۳) —— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے بدعات کے خلاف سخت جدوجہد کی —— امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے بھی بدعات کے خلاف سخت جدوجہد کی۔(۲۰) —— اہلسنّت میں جو بعض بدعات رائج ہیں امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔
(۴) —— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اکبری دور میں جب کہ سیاسی حکمت عملی کے نتیجہ میں مسلمان و کافر کا فرق مٹایا جارہا تھا' پوری قوت سے دو قومی نظریہ کا احیاء کیا(۲۱) —— امام احمد رضا نے بھی جب کہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے نتیجہ میں مسلم وغیر مسلم کا فرق مٹایا جارہا تھا بڑے شدومد سے دو قومی نظریہ کا احیاء کیااور تحریک پاکستان کے لئے راہ ہموار کی۔ (۲۲)
(۵) —— حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے بدعقیدہ' گمراہ اور آزاد خیال لوگوں سے دور رہنے کی تاکید فرمائی' چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بے باک طالب علم خواہ کسی فرقے سے ہوں دین کے چور ہیں ان کی صحبت سے پرہیز کرنا ضروریات

دین میں سے ہے۔ یہ فتنہ و فساد جو دین میں پیدا
ہو گیا ہے اس جماعت کی بدبختی کی وجہ سے ہے کہ
انہوں نے دنیاوی اسباب کے خاطر اپنی آخرت
کو تباہ و برباد کر دیا۔(۲۳) ــــ

ایک اور مکتوب میں اہلسنّت و الجماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں
(یعنی سلف صالحین) کے صراط مستقیم سے رائی کے
دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو
زہر قاتل جاننا چاہئے۔ اس کی مجالست کو سانپ کا
زہر سمجھنا چاہئے۔(۲۴) ــــ

امام احمد رضا نے بد عقیدہ اور گمراہ فرقوں کے خلاف جو سخت جدوجہد فرمائی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ــــ

(۳)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ حضرات نقشبندیہ سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ غالباً" ایام جوانی میں محدث کبیر شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے ــــ شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمہ، امام احمد رضا سے ۶۴ سال بڑے تھے ــــ ملاقات کے وقت امام احمد رضا نے ان سے دریافت فرمایا ــــ "مولود شریف کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" ــــ انہوں نے امام احمد رضا سے پوچھا ــــ "تمہارا کیا خیال ہے؟" ــــ

امام احمد رضا نے فرمایا —— "میں مستحب سمجھتا ہوں" —— اس پر شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی نے فرمایا —— "میں سنت سمجھتا ہوں" —— اس کے بعد اپنا عمامہ امام احمد رضا کو عطا فرمایا اور امام احمد رضا کا عمامہ اپنے پاس رکھ لیا (۲۵) —— ایک اور نقشبندی بزرگ شاہ رکن الدین الوری رحمتہ اللہ علیہ کے بھی امام احمد سے تعلقات تھے جس کا اندازہ ان فتووں سے ہوتا ہے جو فتاوی رضویہ میں شامل ہیں (۲۶) —— علما و مشائخ نقشبندیہ امام احمد رضا کی خدمت میں مشکل مسائل کو حل کرنے کے لئے استفتاء پیش کرتے تھے چنانچہ میرے جدامجد شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے قربانی کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا تو امام احمد رضا نے اس کا بڑا فاضلانہ اور فقیہانہ جواب عنایت فرمایا۔ جب یہ جواب مفتی کفایت اللہ دیوبندی کو دکھایا گیا تو انھوں نے بے ساختہ کہا کہ اس میں شک نہیں "مولانا احمد رضا خاں کو فقہ میں بڑا تبحر حاصل تھا" —— یہ حقیقت اب طشت ازبام ہو چکی ہے کہ علما دیوبند بھی فتاوی رضویہ سے پورا پورا استفادہ کرتے ہیں اور یہ حیرت انگیز حقیقت ہمارے علم میں آئی کہ رضا فاؤنڈیشن لاہور سے چھپنے والے فتاوی رضویہ کی مجلدات کی کھیپ علماء دیوبند کے لئے خرید لی جاتی ہے (۲۷) ——

میرے جد امجد حضرت شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی کو اعلیٰ حضرت، ان کے صاحبزادگان اور خلفاء و تلامذہ سے بڑی محبت تھی اور مخلصانہ مراسم تھے ان میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں:۔

مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ، حجتہ الاسلام محمد حامد

رضا خان علیہ الرحمہ، علامہ محمد دیدار علی شاہ الوری، صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا امجد علی اعظمی مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی، مولانا ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ (۲۸) مولانا حشمت علی خان پیلی بھیتی، (۲۹) علامہ محمد ظفر الدین رضوی (۳۰) اور محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد لائلپوری۔ محدث اعظم میرے جد امجد کے لئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مولانا مفتی مظہراللہ صاحب امام مسجد فتحپوری، دھلی سنی صحیح العقیدہ پرہیزگار بزرگ ہیں تقریبا" ۲۲ سے ان سے فقیر کے تعلقات ہیں (۳۱)——

میرے عم محترم علامہ مفتی محمد مشرف احمد صاحب کو مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی (۳۲)——میرے جد امجد شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ پر لگائے گئے الزامات کا موثر دفاع کیا اور اس سلسلے میں امام احمد رضا کے شاگرد علامہ محمد حشمت علی خان پیلی بھیتی کے بھائی مولانا محبوب علی خان پر لگائے گئے الزامات کا بھی دفاع کیا اور ان کو ایک بڑے فتنے سے محفوظ رکھا۔ یہ ساری تفصیل فتاوی مظہری میں موجود ہے۔ (۳۳)

الحمد للہ خاندان نقشبندیہ مظہریہ سے خانوادہ امام احمد رضا کے تعلقات کا یہ سلسلہ جاری ہے——امام احمد رضا کے پیر خانے کے شہزادگان، امام احمد رضا کے شہزادگان، امام احمد رضا اور ان کے

فرزندان گرامی کے خلفاء وتلامذہ اور ان کی اولاد امجاد اور تلامذہ سے والد ماجد حضرت مسعود ملت مد ظلہ کے نہایت ہی مخلصانہ تعلقات ہیں۔ اکثر حضرات نے کرم فرمایا اور غریب خانہ پر تشریف لائے ——امام احمد رضا کے پیر خانے کے سجادہ نشین حضرت حسن میاں علیہ الرحمہ تشریف لائے تو حضرت مسعود ملت مد ظلہ' نے فرمایا کہ "آپ نے کیوں تکلیف فرمائی فقیر خود حاضر ہوتا" —— آپ نے فرمایا "آپ کے اہلسنّت پر احسانات ہیں ہم کو خود آنا چاہئے" —— اللہ اکبر! یہ عاجزی و انکساری! ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی جب بریلی شریف حاضری ہوئی تو خانوادہ امام احمد رضا سے متعلق سب ہی حضرات نے خلوص و محبت سے پذیرائی فرمائی دوسرے اہل محبت نے بھی اپنی عنایتوں سے نوازا۔ دارالعلوم منظر اسلام میں علامہ مفتی محمد عارف قادری' دارالعلوم مظہر اسلام میں علامہ مفتی محمد اعظم صاحب' جامعہ نوریہ میں علامہ محمد منان رضا خان' علامہ تحسین رضا خاں' علامہ محمد حنیف رضوی وغیرہ۔ ان کے علاوہ علامہ اختر رضا خان اور علامہ جمال میاں وغیرہ نے اپنی محبت سے نوازا۔ جب بھی بریلی شریف حاضری ہوئی ہے خانوادہ امام احمد رضا خان کے معتقد خاص جناب سرتاج حسین رضوی کے ہاں قیام ہوتا ہے۔ وہیں علماء و فضلاء ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں——

جب ۱۹۹۶ء میں والد ماجد حضرت مسعود ملت عرس شریف کے دن بریلی شریف میں سجادہ نشین حضرت مولانا سبحان رضا خان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو باوجود اس کے عرس شریف کے دن اژدھام تھا سبحانی میاں نے بڑی پذیرائی فرمائی' اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور خود

ناشتہ لے کر آئے۔ یہ حضرت کا کمال اخلاص و محبت تھی ــــــ آپ ہی کی سرپرستی میں جاری ہونے والے ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے مدیر ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی نے حضرت مسعود ملت کے حالات اور علمی خدمات پر بہار یونیورسٹی بھارت سے ۱۹۹۸ء میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ ماہنامہ سنی دنیا (بریلی شریف) کے سابق مدیر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے حضرت مسعود ملت کی نثری خدمات پر ایک دقیع اور طویل مقالہ قلم بند فرمایا ہے۔ آپ کو قلبی تعلق ہے اور یاد فرماتے رہتے ہیں ــــــ یہ شواہد ہیں اس حقیقت کے کہ خانقاہ اعلیٰ حضرت کو خانقاہ نقشبندیہ مظہریہ سے کتنا گہرا تعلق ہے ــــــ ۱۹۹۲ء میں جب حضرت مسعود ملت مدینہ شریف حاضر ہوئے اور ضیائے مدینہ مفتی ضیاالدین مدنی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حضرت شیخ فضل الرحمان قادری مدظلہ العالی کی خدمت میں پہلی بار حاضری ہوئی تو ان کی مسرت کا عالم دیدنی تھا اور جس گرم جوشی سے حضرت نے پذیرائی فرمائی وہ بھی دیدنی تھی ــــــ یہ احقر بھی حضرت مسعود ملت کے ہمراہ تھا۔ جب بھی مدینہ شریف حاضری ہوتی ہے جو حضرت شیخ فضل الرحمٰن قادری بڑا کرم فرماتے ہیں اور اپنے ہاں محفل پاک میں خصوصی تقریر بھی کرواتے ہیں۔ حضرت کی عنایات بے پایاں کا کیا ذکر کیا جائے؟ ــــــ اور حضرت ضیائے مدینہ کے خلیفہ شیخ محمد عارف ضیائی تو ہمیشہ مدینہ منورہ میں حضرت مسعود ملت کو مہمانی کے شرف سے نوازتے ہیں ــــــ ان عنایات کا کہاں تک ذکر کیا جائے ــــــ علامہ تقدس علی خان علیہ الرحمہ سے حضرت مسعود ملت نے امام احمد رضا کی ایک نادر و نایاب کتاب **"المجمل المعدد لتالیفات المجدد"** طلب

فرمائی تو ازراہ شفقت وہ خود کتاب لے کر سکھر سے کراچی تشریف لائے، ایک گھنٹہ مکان تلاش فرماتے رہے، پسینہ پسینہ ہوگئے مگر جب پہلی ملاقات ہوئی تو ساری کلفتیں دور ہوگئیں —— فرماتے تھے کہ میں آپ کے والد ماجد کی خدمت میں متعدد بار حاضر ہوا ہوں —— یہ بھی فرماتے تھے کہ امام احمد رضا کی ایک کتاب **اطائب التہانی فی مجدد الف ثانی** (۱۳۳۵ھ) بھی ہے۔ یہ کتاب تلاش کے باوجود مل نہ سکی، ایک کرم فرما سے معلوم ہوا کہ یہ قلمی کتاب مفتی صاحب کے بھائی مفتی اعجاز ولی خان صاحب کے پاس لاہور میں موجود تھی۔ واللہ اعلم —— علامہ مفتی محمد ظفر الدین رضوی کے صاحبزادے اور ہندوستان کے مشہور محقق و ماہر تعلیم ڈاکٹر مختار الدین آرزو حضرت مسعود ملت سے بڑے محبت فرماتے ہیں اور ان کی علمی خدمات کی قدر کرتے ہیں —— ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی شخصیت ایسی ہے کہ
اس پر ایک کیا ان کے کارناموں کے مختلف
پہلوؤں پر متعدد علمی مقالات لکھے جاسکتے ہیں۔
(۳۴)"

حضرت مسعود ملت سے تعلق رکھنے والے امام احمد رضا کے خانوادہ عالی سے وابستہ حضرات کے اسماء گرامی اور اس قسم کے تاثرات اور عنایات ایک الگ مقالے کا موضوع بن سکتے ہیں۔ (۳۵) یہ تاثرات اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں کہ خانوادہ امام احمد رضا کو حضرات نقشبندیہ سے کتنی الفت ہے۔

(۴)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد تقریباً" ۵۰ سال تک امام احمد رضا کا تعارف ایک خاص حلقے تک محدود رہا اور جدید علمی دنیا بالکل بے بہرہ رہی۔ ۱۹۶۸ء کے لگ بھگ محسن ملت حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے امام احمد رضا کی شخصیت و فکر کے تعارف کے لئے ایک تحریک چلائی اور لاہور میں مرکزی مجلس رضا قائم کی۔ چنانچہ کام کا آغاز ہوااور امام احمد رضا کی شخصیت اور علم پر مقالات پیش کئے گئے ـــــ ۱۹۷۰ء سے میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شخصیت و علم و فن پر قلم اٹھایا اور پچیس سال مسلسل لکھتے رہے اور اب بھی لکھتے رہتے ہیں۔ (۳۶) تقریباً" ۱۹۸۰ء میں جناب سید ریاست علی قادری (خلیفہ مفتی اعظم علیہ الرحمہ) نے کراچی میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قائم کیا جس کے سرپرست اعلیٰ میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود نقشبندی مجددی ہیں ـــــ الحمدللہ یہ ادارہ آپ کی سرپرستی میں ۲۰ سال سے امام احمد رضا کی شخصیت اور فکر کے فروغ کے لئے

انتھک کوشش کر رہا ہے۔ (۳۷)——

دوسرے نقشبندی مجددی بزرگ مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمہ ہیں جو میرے جد امجد سے بیعت تھے اور والد ماجد حضرت مسعود ملت سے خلافت حاصل تھی۔ جنہوں نے مسلک امام احمد رضا کے احیاء کے لئے سخت جدوجہد کی اور بیسیوں کتابیں اور مقالات لکھے جن میں سے اکثر شائع ہو گئے——

تیسرے نقشبندی قادری بزرگ علامہ محمد عبدالحکیم شرف مدظلہ العالی ہیں۔ (۳۸) جو کہ گزشتہ ۳۰ سال سے امام احمد رضا اور مسلک اہلسنّت و جماعت پر مسلسل لکھ رہے ہیں۔ آپ کو حضرت مسعود ملت سے سلسلہ نقشبندیہ میں اجازت و خلافت حاصل ہے——

چوتھے نقشبندی مجددی بزرگ علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد ہیں جنہوں نے فتاوی رشیدیہ اور فتاوی رضویہ کا تقابلی جائزہ پیش کر کے خود دیوبندوں کو حیران کر دیا۔ (۳۹)——

پانچویں نقشبندی بزرگ مفتی عبداللطیف صدیقی علیہ الرحمہ (جو ٹھٹھہ شاہ جہانی مسجد کے امام وخطیب و قاضی تھے) کے صاحبزادے علامہ پروفیسر حافظ قاری ڈاکٹر محمد عبدالباری صدیقی نے سندھ یونیورسٹی' حیدر آباد سے امام احمد رضا کے حالات و افکار پر سندھی میں ڈاکٹریٹ کیا۔ (۴۰)——

چھٹے نقشبندی مجددی فاضل جوان اور جامعتہ الازہر' قاہرہ کے استاد علامہ محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ المصری ہیں جنہوں نے ایک دو سال کے اندر ہی اندر امام احمد رضا پر یادگار کام کیا (۴۱) امام احمد رضا کے عربی کلام کو "بساتین الغفران" کے نام سے

مدون کیا جو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی' اور رضا فاؤنڈیشن لاہور کے تعاون سے چھپ گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور وقیع مقالہ قلم بند کیا جس کا عنوان ہے۔ "الامام احمد رضا فی العالم لعربی" (یعنی امام احمد رضا دنیائے عرب میں) فاضل موصوف میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت کے حلقہ ارادت و بیعت میں بھی شامل ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ اور بھی کئی نقشبندی قلمکاروں نے امام احمد رضا پر مقالات قلم بند کئے ہیں۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ حضرات نقشبندیہ کا امام احمد رضا پر لکھنا کچھ معنی رکھتا ہے' یہ امام احمد رضا کے اس روحانی تعلق کی کرامت ہے جو آپ کو حضرات نقشبندیہ سے تھا اور جو اس حقیقت کی گواہی بھی دے رہا ہے کہ امام احمد رضا کو حضرات نقشبندیہ سے تعلق خاطر تھا اور حضرات نقشبندیہ کو امام احمد رضا سے ـــــــ الحمدللہ آج بھی پوری دنیا میں جو محققین امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی شخصیت اور علم و فن پر تحقیق کر رہے ہیں وہ میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے اراکین سے رہنمائی حاصل کر رہے ہیں اور حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی بھی محققین کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالی خانوادہ امام احمد رضا کا حضرات نقشبندیہ سے یہ علمی و روحانی تعلق صبح قیامت تک قائم رہے گا۔

خلاصۂ کلام

○

مندرجہ بالا تفصیلات سے یہ حقائق سامنے آتے ہیں:۔

۱۔ امام احمد رضا کا نسبی تعلق اس ملک سے تھا جہاں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ایک عظیم قوت ہے۔

۲۔ امام احمد رضا کے جلیل القدر خلیفہ علامہ مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کے جد اعلیٰ علامہ محمد عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے حضرت شیخ احمد سرہندی کو "مجدد الف ثانی" فرما کر ہزارہ دوم کے لئے آپ کی مجددیت کا اعلان فرمایا۔

۳۔ امام احمد رضا کے جد امجد مولانا محمد رضا علی خاں' نقشبندی تھی۔

۴۔ امام احمد رضا کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ علائیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی ——

۵۔ امام احمد رضا کے عہد مبارک میں دارالعلوم منظر اسلام کے صدر مدرس مولانا ظہور الحسین "نقشبندی مجددی" تھے ——

۶۔ امام احمد رضا نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف کا گہرا مطالعہ کیا تھا اور وہ اپنی نگارشات میں اس کے حوالے سے پیش کرتے ہیں ——

۷۔ امام احمد رضا کے افکار و خیالات میں حضرت مجدد الف ثانی کے افکار و خیالات سے بڑی مماثلت پائی جاتی ہے۔ آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کے مشن کو آگے بڑھایا ——

۸۔ امام احمد رضا کو حضرات نقشبندیہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی چنانچہ مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی نقشبندی مجددی کی خدمت میں آپ خود حاضر ہوئے اور نقشبندی مجددی شیخ طریقت مولانا شاہ رکن الدین الوری آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ———

۹۔ آپ کے فرزندان گرامی' خلفاء اور تلامذہ کا تعلق بھی نقشبندیہ حضرات سے رہا اور ہے ———

۱۰۔ حضرات نقشبندیہ سے امام احمد رضا کے تعلق اور محبت کے فیضان کا نتیجہ ہے کہ نقشبندی محققین اور قلمکاروں نے وہ کام کیا جو تاریخ میں یادگار رہے گا۔

مندرجہ بالا حقائق سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض معاندین کا یہ کہنا کہ امام احمد رضا' معاذاللہ حضرت مجدد الف ثانی یا حضرات نقشبندیہ سے خلش رکھتے تھے سراسر باطل اور لغو ہے۔ مولا تعالیٰ ہمارے دلوں میں اکابرامت اور سلف صالحین کی عزت و عظمت قائم رکھے اور اہلسنت و جماعت کو اتحاد و اتفاق عطا فرمائے جس کی اس وقت سخت ضرورت ہے۔ آمین

اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے

ابو سرور محمد مسرور احمد نقشبندی مجددی
کراچی

۷ر محرم الحرام ۱۴۲۰ھ
۲۴ اپریل ۱۹۹۹ء
کراچی (پاکستان)

حواشی اور حوالہ جات

○

۱ـ USHA SANYAL Devotional Islam And Politics

In British India‘ Dehli‘ 1996‘ p..51

نوٹ:ـ

حال ہی میں کوئٹہ بلوچستان میں آباد بڑھیچ قبیلہ کے لوگوں نے بڑیچ اتحاد تشکیل دیا ہے اور امام احمد رضا کو اپنا قائد و پیشوا تسلیم کیا ہے۔ (جنگ (کوئٹہ) ۲۶ر جنوری ۱۹۹۹ء) انشاء اللہ یہ اتحاد اس علاقے میں عقائد کی اصلاح کے لئے سنگ میل ثابت ہو گا ـــــ مسرور

۲‘۳ ـــــ روہیل کھنڈ یونیورسٹی کے پروفیسر محمود حسین بریلوی جنہوں نے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے عربی آثار پر مسلم یونیورسٹی‘ علی گڑھ سے "ایم فل" کیا ہے کہتے تھے کہ انہوں نے U.P کے گزیٹر میں یہ خبر پڑھی تھی۔ **مسرور**

۴ ـــــ حازم محمد احمد عبد الرحیم المحفوظ: **الامام الاکبر المجدد احمد رضا خان والعالم العربی**‘ لاہور ۱۹۹۸ء ص ۲۱۹ (مخطوطہ **الزلال الانقی**‘ مطبوعہ ۱۳۶۲ھ ‘ ص ۵‘ مکتوبہ ۱۳۰۰ھ)

نوٹ: مولانا محمد رضا علی نقشبندی علیہ الرحمہ ۲۳ سال کی عمر میں علوم مروجہ سے فارغ ہوئے۔ فقہ میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ (تذکرہ علما ہند‘ ص ۲۹۳)

۵ ـــــ ایضاً“‘ ص ۲۱۹

۶ ـــــ محمود نظامی: ملفوظات اقبال‘ مطبوعہ لاہور‘ ص ۱۲۲

ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی‘ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳‘ ص ۳۶۴

۷۔۔۔(ا) سید نذیر نیازی، مکتوبات اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۷، ص ۱۶۱۔۱۶۲

(ب) علی احمد خان، حضرت قاضی سلطان محمد صاحب، ماہنامہ ؟ لاہور، اپریل ۱۹۶۵ء۔ ص ۴۴

۸۔۔۔ سید صابر حسین شاہ: "کیا قائد اعظم شیعہ تھے" ماہنامہ "کنز الایمان" لاہور، قائد اعظم نمبر، ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۳۷، ۱۲۱

۹۔۔۔ محمد صادق قصوری: اکابر تحریک پاکستان، مطبوعہ لاہور ج۔ا، ص ۶۰۔۷۸

۱۰۔۔۔ امام احمد رضا خان بریلوی: **الاجازات المتینہ لعلماء بکتہ المدینہ** (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، مرتبہ، علامہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری نقشبندی مجددی، مطبوعہ لاہور، جلد دوئم ۱۹۷۶، ص ۲۷۵

نوٹ :۔

حضرت امیر ابولعلاء رحمتہ اللہ علیہ (م۔۹ صفر ۱۰۶۱ھ) کے جد امجد عہد اکبری میں سمرقند سے ہندوستان تشریف لائے اور دہلی کے قریب قیام فرمایا، یہیں پر حضرت امیر ابولعلاء کی ولادت ہوئی۔ آپ نے شیخ شرف الدین یحیٰی منیری سے فیض باطنی حاصل کیا اور خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے فیض روحانی سے بھی مستفیض ہوئے پھر باشارہ خواجہ غریب نواز اپنے چچا امیر عبداللہ اکبر آبادی سے **سلسلہ** نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے معاصرین میں تھے ۔۔۔ آپ کے چچا امیر عبداللہ، خواجہ محمد یحیٰی کے مرید وخلیفہ تھے وہ اپنے چچا خواجہ عبدالخالق کے مرید و خلیفہ تھے جو عبداللہ کلاں بن خواجہ عبیداللہ احرار (م۔۸۹۵ھ) کے خلیفہ تھے ۔۔۔ حضرت امیر

ابوالعلاء کا مزار مبارک آگرے میں مرجع خلائق ہے (ضیاء علی خان اشرفی: مردان حق، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء، ص ۱۶۰۔۱۵۸)

۱۱۔۔۔۔ ملا عبدالحکیم سیال کوٹی عہد جہاں گیری کے مشہور و ممتاز عالم تھے، علوم عقلیہ و نقلیہ میں بڑی مہارت رکھتے تھے، صاحب تذکرہ علمائے ہند مولانا رحمان علی نے آپ کو "علامہ زماں" لکھا ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ نے دو بار آپ کو چاندی میں تلوا کر چاندی آپ کو نذر کی، ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء ۱۶ ربیع الاول کو آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کی متعدد تصانیف و شروح ہیں مثلاً: حاشیہ تفسیر بیضاوی، ترجمہ غنیتہ الطالبین، حاشیہ مطول، حاشیہ شرح مواقف، حاشیہ ہدایت الحکمۃ، حاشیہ مراح الارواح وغیرہ ۔۔۔۔ (تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو)، کراچی ۱۹۶۱ء ص ۸۱۔۲۸۰)

سو برس بعد علامہ غلام علی آزاد بلگرامی نے سفر حجاز سے واپس آکر گواہی دی کہ ملا عبدالحکیم صاحب کی متعدد تصانیف عرب و عجم میں پڑھائی جاتی ہیں اور ابھی تک ان کی افادیت و مقبولیت میں فرق نہیں آیا۔ (سیرت مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۸۳ء، ص ۳۲۷۔۳۲۸)

۱۲۔۔۔۔ وکیل احمد سکندر پوری: ھدیہ مجددیہ، مطبوعہ دھلی، ۱۳۰۹ھ، ص۔ ۹۸

۱۳۔۔۔۔ محمد مسعود احمد: صراط مستقیم، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۶، ص۔ ۶

۱۴۔۔۔۔ مولوی غلام جان ہزاروی کو دارالعلوم منظر اسلام، بریلی سے ۱۳۳۷ھ میں سندۃ التکمیل جاری کی گئی۔ اس میں مولانا ظہور الحسین کے دستخط معہ مہر بایں الفاظ موجود ہیں:" محمد ظہور الحسین الفاروقی النقشبندی المجددی" اس سند پر امام احمد رضا کے دستخط بھی موجود ہیں۔

مسرور

۱۵ــــــ امام احمد رضا کے رسالے "منبہ المنیہ بو صول الحبیب الی العرش والرویہ" میں مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کی جلد اول کے مکتوب نمبر ۲۷۲ اور ۳۲۳ کے حوالہ جات موجود ہیں۔ ("رحمت عالم اور عالم بیداری میں معراج" مرتبہ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری' مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۶ء ص ۲۳)

۱۶ــــــ محمود احمد قادری: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی' مطبوعہ ۱۹۹۶ء لاہور' ص۔ ۱۰۲۔۸۸

۱۷ــــــ امام احمد رضا خان: فتاوی رضویہ' ج ۔۳' فتاوی رضویہ' ج ۔۷' رضا فاؤنڈیشن لاہور' ۱۹۹۴ء ص ۶۲۴ (بحوالہ ملفوظات مرزا مظہر جانجاناں مجموعہ کلمات طیبات' ملفوظات' دھلی' ص ۔۴۲' ۹۲

۱۸ــــــ ایضا'' ص ۔ ۶۲۴

۱۹ــــــ احمد سرہندی: مکتوبات امام ربانی' ج ۳' مکتوب نمبر ۱۲۲

۲۰ــــــ اس سلسلے میں تفصیلات مندرجہ ذیل کتابوں میں مل سکتی ہیں۔

(ا) پروفیسر فاروق القادری: "فاضل بریلوی اور امور بدعات"' لاہور

(ب) مولانا محمد یاسین اختر مصباحی: " امام احمد رضا اور دبدعات و منکرات" دہلی' ۱۹۸۵ء

(ج) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: "خوب و نا خوب" مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۲۱ــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: "سیرت مجدد الف ثانی" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳' ص ۱۲۲۔۱۵۳

۲۲ــــــ (ا) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: "فاضل بریلوی اور ترک

موالات" مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۱

(ب) ڈاکٹر محمد مسعود احمد:" تنقیدات و تعقبات " مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۸ء

۲۳ــــ احمد سرہندی: مکتوبات امام ربانی، ج ا، مکتوب نمبر ۲۱۳

۲۴ــــ ایضاً"، مکتوب نمبر ۲۱۳

۲۵ــــ شاہ بھولے میاں (سجادہ نشین بارگاہ فضل رحمن گنج مراد آبادی) تذکرہ رحمانی، کراچی، ص ۳۲۲-۳۲۳

۲۶ــــ امام احمد رضا خان بریلوی: فتاوی رضویہ، مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۳۵۶-۶۲، ۴۶۱ ج ۹، ص ۹۲، ۱۱۶-۱۱۷

(نوٹ):۔ شاہ رکن الدین الوری رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد کریم شاہ محمد مسعود محدث دہلوی نقشبندی مجددی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں امام احمد رضا کا فتوی **"ازکی الھلال بابطال ما احدث النلس فی امرالھلال"** (بریلی ۱۸۸۷ء) تصدیق کے لئے پیش کیا گیا۔ (فتاوی مسعودی، کراچی ۱۹۸۷، ص ۴۴۷)

مسرور

۲۷ــــ یہ بات رضا فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت سے فرمائی ــــ مسرور

۲۸ــــ محمد مسعود احمد: مکاتیب مظہری، ج ۱-۲، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۹، ص ۱۳۴-۱۴۷، ۲۲۷، ۳۸۵

نوٹ: مولانا ابوالبرکات علیہ الرحمہ کی خدمت میں جب میرے والد ماجد حضرت مسعود ملت مد ظلہ حاضر ہوتے تو وہ اپنے پاس مسند پر بٹھاتے تھے

مسرور

۲۹ــــــ ایضاً" ص ۵۶۵

۳۰ــــــ ایضاً" مکاتیب مظہری، ص ۵۲۷-۵۲۹

۳۱ــــــ مکاتیب مظہری، ص ۱۴

۳۲ــــــ شہاب الدین رضوی: مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، مطبوعہ بمبئی ۱۹۹۰ء۔ ص ۵۷۴-۵۹۱

۳۳ــــــ مفتی محمد مظہر اللہ: فتاوی مظہریہ، جلد ۲، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء ص ۳۸۷-۴۰۵

۳۴ــــــ مکتوب مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء از علی گڑھ

۳۵ــــــ یہاں امام احمد رضا کے مخدوم زادگان اور امام احمد رضا کے دامن سے وابستہ ان چند افراد کے نام پیش کئے جاتے ہیں جو حضرت مسعود ملت پر مہربان رہے اور مہربان ہیں۔ اور جنہوں نے دیرینہ تعلق کو قائم رکھا بلکہ اور مستحکم کیا۔

ڈاکٹر محمد امین مارہروی، محمد نجیب میاں مارہروی، علامہ تحسین رضا خان، علامہ ریحان رضا خان، مولانا سبحان رضا خان، علامہ مفتی اختر رضا خان، علامہ منان رضاخان، علامہ توصیف رضا خان، علامہ قمر رضا خان، علامہ ابوالحسنات محمد احمد، علامہ ابوالبرکات سید احمد، علامہ شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی، علامہ محمد برہان الحق جبل پوری، سید محمد علوی مالکی، علامہ مفتی تقدس علی خان، مولانا شوکت حسن خان، علامہ ثناء المصطفی، علامہ رضاء المصطفی، مفتی ظفر علی نعمانی، علامہ ضیاء المصطفی، علامہ محمود احمد رضوی، علامہ خلیل احمد قادری، مفتی شریف الحق امجدی، علامہ محمد یاسین امجدی، علامہ خوشتر صدیقی، علامہ احمد سعید کاظمی، مفتی اعجاز ولی خان،

مفتی خلیل احمد برکاتی، مفتی محمد حسین نعیمی، علامہ ارشد القادری، علامہ مشاہد رضا خان، علامہ محمد معصوم رضا خان، مولانا محمد جلال الدین قادری، مفتی وقار الدین قادری، ڈاکٹر فضل الرحمان انصاری، علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالودود سلامی، مولانا انوار احمد سلامی، مفتی محمد حسین قادری، علامہ ابراہیم خوشتر، ڈاکٹر محمود احمد سلامی، ڈاکٹر حامد احمد سلامی، مولانا محمد الیاس عطار قادری، قاری مصلح الدین قادری، مولانا شاہ تراب الحق قادری، جناب حمید اللہ حشمتی، جناب شفیع محمد قادری، جناب سید ریاست علی قادری، جناب سید وجاہت رسول وغیرہ وغیرہ۔

یہ فہرست بہت طویل ہے یہاں چند اسماء گرامی اس لئے پیش کئے گئے کہ جو لوگ حضرات نقشبندیہ کو خانوادہ امام احمد رضا سے بد دل کرنا چاہتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ خاندان نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ سے خانوادہ امام احمد رضا کے تعلقات کتنے گہرے اور دیرینہ ہیں۔ معاذ اللہ اگر امام احمد رضا کے دل میں حضرت مجدد الف ثانی یا حضرات نقشبندیہ سے ذرا خلش بھی ہوتی تو تعلقات کی یہ نوعیت نہ ہوتی اور نقشبندیہ محققین و قلمکار امام احمد رضا کی شخصیت و فکر پر اس دل لگی سے کام نہ کرتے ——— مسرور

۳۶ ——— تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں :۔

(ا) محمد عبدالستار طاہر: مسعود ملت و رضویات، مطبوعہ، لاہور ۱۹۹۴ء

(ب) محمد عبدالستار طاہر: تخصصات حضرت مسعود ملت، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۴ء

۳۷ ——— اس ادارہ کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مجید اللہ قادری، نائب صدور جناب شفیع محمد قادری اور ڈاکٹر حافظ محمد عبدالباری سیکرٹری خزانہ جناب منظور حسین جیلانی،

سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف قادری ہیں جب کہ مجلس عاملہ کے اراکین میں ' جناب ریاست رسول قادری' محمد حنیف رضوی' آفس سیکریٹری ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری۔ الحمدللہ سب ہی ادارے کے لئے انتھک جدوجہد کررہے ہیں۔ (مسرور)

۳۸ــــ(ا) محمد عبدالستار طاہر: محسن ملت علامہ عبدالحکیم شرف نقشبندی قادری' (زیر طباعت)

(ب) محمد مسعود احمد: امام احمد رضا اور عالمی جامعات' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء' ص ۳۰-۲۹

۳۹ــــ مفتی محمد مکرم احمد: فتاوی رضویہ اور فتاوی رشیدیہ کا تقابلی جائزہ' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی

نوٹ:۔

ایک نقشبندی بزرگ پاکستان کے ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خان ہیں جنھوں نے علمی سطح پر امام احمد رضا کا بھرپور تعارف فرمایا ــــ(امام احمد رضا اور عالمی جامعات' کراچی ۱۹۹۸ء ص ۱۸-۱۹)

۴۰ــــ پروفیسر محمد عبدالباری صدیقی: مولانا احمد رضا خان کے حالات افکار اور اصلاحی کارنامے (بزبان سندھی مقالہ ڈاکٹریٹ' سندھ یونیورسٹی جامشورو۔ حیدر آباد)

۴۱ــــ حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ المصری: **الامام اکبر المجدد محمد احمد رضا خان والعالم العربی**' لاہور ۱۹۹۸ء

(ب) حازم محمد احمد عبدالرحم: بساتین الغفران' مطبوعہ لاہور' ۱۹۹۷ء

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

اقبالؒ

کتبہٗ خورشید عالم گوہر قلم لاہور

۱۳۸۶ھ
۱۹۶۶ء

حیاتِ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی

جدید ایڈیشن

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، پاکستان

اِمام احمد رضا

اور

جامعۃُ الازہر

اقبال احمد اختر القادری

بزمِ رضویّہ

امام احمد رضا

اور

علماء ریاست بہاولپور

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان

اغلاط سے مبرّا جدید ایڈیشن

حدائقِ بخشش

اِمام احمد رضا خان محدّث بریلوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

۲۵، جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر کراچی ۷۴۴۰۰

فون: ۷۷۲۵۱۵۰، پوسٹ بکس ۴۸۹، ٹیلیگرام: المختار، اسلامی جمہوریہ پاکستان

المختار پبلی کیشنز کی ایمان افروز روح پرور علمی و تحقیقی کتب

- کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو، انگریزی، سندھی)
- صحیح البہاری (عربی)
- فتاویٰ رضویہ (کامل)
- فتاویٰ رضویہ (تخریج و مترجم)
- حدائق بخشش (انتخاب)
- شرح حدائق بخشش
- حدائق بخشش کا تحقیقی جائزہ
- تمہید ایمان
- رحمت عالم اور دیدار الٰہی
- فوز مبین در رد حرکت زمین
- شریعت و طریقت
- ارمغان رضا (فارسی)
- امریکی سائنسدان کو چیلنج
- البرہان القویم (فارسی)
- رویت الہلال (فارسی)
- البرور فی اوج المجذور (فارسی)
- حاشیہ جامع الافکار (فارسی)
- تاج توقیت (فارسی)
- دودھ کے رشتے
- عالم بیداری میں معراج
- الخطوط الرئیسیہ (عربی)
- فقیہ العصر (عربی)
- الشیخ احمد رضا البریلوی الحنفی (عربی)
- دور الشیخ احمد رضا (عربی)
- معارف رضا (بین الاقوامی تحقیقی مجلہ)
- آئینہ رضویات
- محدث بریلوی
- اجالا
- غریبوں کے غمخوار
- گویا دبستاں کھل گیا
- عبقری الشرق مولانا احمد رضا
- امام احمد رضا کی عالمی اہمیت
- امام احمد رضا کا اصلاحی منصوبہ
- رہبر و رہنما
- گناہ بے گناہی
- قرآن، سائنس اور امام احمد رضا
- امام احمد رضا اور علماء سندھ
- امام احمد رضا اور علماء بہاولپور
- خلفاء اعلیحضرت
- شاہ احمد رضا بریلوی افغانی
- معمار پاکستان (اردو، پشتو، فارسی)
- پردہ اٹھتا ہے
- بول کہ لب آزاد ہیں تیرے
- امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین
- بات میری نہیں بات ہے زمانے کی
- آمن میاں
- فاضل بریلوی کا مسلک
- زبان گالھائی تی (سندھی)
- استاذ کے حقوق